Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 59

شمارہ 9

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

17 ربیع الاوّل 1431 ہجری 4 امان 1389 ہش 4 مارچ 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں اور دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو، یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَھۡلِھَا ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ۔ (سورۃ النور:۲۸)

"اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور (داخل ہونے سے پہلے) ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس (فعل) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے"۔

"...... فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ (سورۃ النور:۶۲)

"پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کر سناتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو"

وَاِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡھَاۤ اَوۡ رُدُّوۡھَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَسِیۡبًا"۔ (سورۃ النساء 87)

"اور جب تمہیں کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا (کم سے کم) اُسی کو لوٹا دو۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر کا حساب لینے والا ہے"۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَاللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیۡرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا"۔ (سورۃ النساء:95)

"اور اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ تم ورلی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔ سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم (بھی) ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ پس تم پر لازم ہے (کہ) تم چھان بین کر لیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے"۔

"وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ھَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الۡجٰھِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا" (سورۃ الفرقان:64)

"اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں"۔

"وَاُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ تَحِیَّتُھُمۡ فِیۡھَا سَلٰمٌ۔" (سورۃ ابراھیم:24)

"اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے (نیک اور) مناسب حال عمل کئے ہوں گے انہیں ان کے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں جن کے (سایوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی داخل کیا جائے گا (اور) وہ ان (جنتوں) میں بستے چلے جائیں گے اور وہاں ان کی (ایک دوسرے کیلئے یہ) دعا ہوگی۔ (کہ تم پر) سلامتی (ہو)"۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......"حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

(ترمذی ابواب القیمۃ)

☆......حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا" (بخاری کتاب الاستئذان باب السلام للمعرفۃ وغیر معرفۃ)

☆......حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی"۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

☆......حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گذرے۔ جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپؐ نے ان کو السلام علیکم کہا" (بخاری کتاب الاستئذان باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا:۔

"تم نے اُن کے سلام سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَبٍّ رَحِیۡم"

(ملفوظات جلد نہم۔ صفحہ 318)

☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جھوٹ کے علمبردار...... پاکستان کے سیاسی ملّا!

گزشتہ دنوں پاکستان میں وہاں کے سرکاری مسلمانوں کے سرکاری ملاؤں نے بے حیائی سے بھرا ہوا ایک جھوٹ گھڑ کر اس کو پورے پاکستان میں مشتہر کیا۔اس میں پاکستان کی صحافت نے نہایت مذموم کردار ادا کیا اور کئی دن تک وہاں کے اخبارات بے حیائی سے بھرے ہوئے اس جھوٹ کو بڑے فاتحانہ اور فاخرانہ انداز میں اُچھالتے رہے اور پھر وہاں سے ان کے خوشہ چین بھارت کے ملاؤں نے اسے بھارت میں امپورٹ کیا جس کے بعد بعض اُردو اخبارات نے اُسے اُچھالنا شروع کر دیا۔

تفصیل اس کہانی کی یہ ہے کہ ایک شخص نے جس کا نام محمد احمد بلال ہے اور جو خود کو عبدالرحمٰن کہتا ہے وہ پاکستانی مولویوں کو لاہور میں ایسی حالت میں ملتا ہے کہ اس پر ربوہ کے احمدیوں نے تشدد کیا ہے اور بعد تشدد وہ اس کو اپنی طرف سے مرا ہوا چھوڑ کر چلے گئے چنانچہ ہمدرد مُلا اسے لیکر ہسپتال پہنچے جہاں اُس نے انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ اس کا نام مرزا احمد بلال ہے اور وہ ’’نعوذ باللہ‘‘ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کا پڑپوتا اور مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ کا بیٹا ہے۔اُس نے ربوہ میں وہاں کی لائبریری میں جب احسان الٰہی ظہیر کی کتاب قادیانیت پڑھی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے ۱۹۹۹ء میں اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے اپنا نام عبدالرحمٰن رکھا۔اسلام قبول کرنے کے بعد ربوہ کے مرزا خاندان نے اسے اپنی بے عزتی محسوس کر کے اُسے وہاں عقوبت خانے میں زنجیروں سے باندھ دیا تشدد کیا اور وہ کسی طرح بچ بچا کر وہاں سے بھاگا اور لاہور میں آ کر مولویوں کی جھولی میں گر گیا۔

اب پڑھیئے اس واقعہ کی اصل حقیقت یہ شخص جو اپنا پہلا نام مرزا احمد بلال بتاتا ہے اور اسلامی نام عبد الرحمٰن بتاتا ہے اس کا اصل نام محمد احمد بلال ہے یہ ربوہ کے مکرم ناصر احمد مرحوم کا ناخلف بیٹا ہے اس کی والدہ کا نام عذرا ناصر ہے۔اس شخص نے جب مولویوں کے ہتھے چڑھ کر بے حیائی سے بھرا ہوا یہ جھوٹ بولنا شروع کیا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا اور مرزا ناصر احمد کا بیٹا ہے تو ایک احمدی ماں کی دینی غیرت جاگی اس نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے راہ ھدیٰ پروگرام میں اپنا انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ میری بدقسمتی ہے میں ایسے ناخلف بیٹے کی ماں ہوں انہوں نے بتایا کہ یہ شخص محمد احمد بلال ۱۹۷۲ء میں ربوہ میں ان کے بطن سے پیدا ہوا اس کے والد کا نام ناصر احمد ہے اور اس ولدیت سے اس نے ناجائز فائدہ اٹھا کر کہا کہ وہ نعوذ باللہ مرزا ناصر احمد کا بیٹا ہے حالانکہ یہ بھول گیا کہ اس کی ماں کا نام عذرا ہے۔عذرا صاحبہ نے کہا کہ یہ شخص بچپن میں گر گیا تھا اور چارپائی کا پایہ اس کے کان کے پیچھے لگا تھا اور آج بھی اس کا نشان اس کے کان کے پیچھے کے حصہ میں ہے عذرا صاحبہ نے مزید کہا کہ ان کے اس بیٹے محمد احمد بلال نے ربوہ سے ہی میٹرک کی اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے FSC کیا۔پھر چوبرجی چوک لاہور سے کمپیوٹر کا کورس کیا۔انہوں نے بتایا کہ اس شخص کو شروع سے ہی گھر سے چوری کرنے کی عادت تھی اور زبردستی ان کے چیک پر سائن کر کے بینک سے رقم نکال لیتا تھا۔انہوں نے کہا کہ اس کی انہی حرکتوں کی وجہ سے انہوں نے ۱۹۹۴ء میں اس کو عاق کر دیا اس موقع پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر وہ عاق نامہ بھی دکھایا گیا۔اس کی والدہ نے مزید بتایا کے چار سال سے ہم نے اس کی شکل نہیں دیکھی لیکن اچانک ایک دن پاکستان کے ایک ٹی وی چینل پر اسے دیکھ کر وہ حیران ہو گئیں کہ کس بے حیائی سے جھوٹا انٹرویو دے رہا تھا اور خود کو مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ کا بیٹا بتا رہا تھا۔عذرا صاحبہ درد بھری اور رقت بھری آواز میں بار بار کہہ رہی تھیں کہ یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ ایسا منحوس اور ناخلف بیٹا ان کے گھر پیدا ہوا۔

عذرا صاحبہ کے اس انٹرویو کے بعد پاکستانی ملاؤں پر ناامیدی اور مایوسی کی اوس گر گئی کہ جس جھوٹ کو وہ اچھالنا چاہتے تھے اور جس کو پائیدار بنانا چاہتے تھے اور جس شخص کی بیساکھیوں پر ناچنا چاہتے تھے وہ بیساکھیاں کس طرح دھڑام سے ٹوٹ گئیں۔ابھی تو ان عبدالرحمٰن صاحب کو خانہ کعبہ میں لے جا کر امام کعبہ سے ملاقات بھی کروانی تھی اور وہاں سے بھی ان کے اسلام کا اعلان ہونا تھا اور وہاں ان کو ختم نبوت ایوارڈ دیا جانا تھا کہ جھوٹ کی یہ عمارت دیکھتے ہی دیکھتے ڈھے گئی۔

پاکستان کے ایک ٹی وی چینل پر ہم نے گزشتہ دنوں دیکھا کہ ایک شخص وہاں سے ملاؤں کو یہ نصیحت کر رہا تھا کہ اس جھوٹ کو مت استعمال کرو اس سے بالآخر تم پھر ذلیل ہو گے جس طرح اسلم قریشی نے بالآخر ٹی وی پر کہہ دیا تھا کہ میں از خود اپنی مرضی سے ایران گیا تھا قادیانیوں نے مجھ پر تشدد نہیں کیا تھا بالکل اُسی طرح یہ عبدالرحمٰن بھی اصلیت بک دے گا اور تم ذلیل ہو گے۔اب عبدالرحمٰن کے اصلیت بکنے کی ضرورت ہی نہیں اس کی ماں نے ہی اس کی اصلیت پوری دنیا کو بتا دی ہے۔

اب کہاں ہیں پاکستان کے وہ سرکاری ملا جو بے حیائی اور جھوٹ کا سہارا لیکر ایک جھوٹے اور بے حیا شخص کا ساتھ دے رہے تھے اور جن کو خانہ کعبہ میں جا کر امام کعبہ کی زیارت کرانا چاہتے تھے۔یہ ہے علماء کی اصل حقیقت جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ’’علماء هم شر من تحت اديم السماء کہ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔اس طرح ایک مقام پر فرمایا کہ آخری زمانہ میں مسلمان گھبرا کر جب اپنے علماء کے پاس دین سیکھنے کی خاطر جائیں گے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ وہ تو سؤر اور بندر ہیں پس یہی ہے وہ سؤروں کی سی حرکت اور بندروں کی سی چال جو آج ہم یہ سب دیکھ رہے ہیں۔اور یہی چال لیکر یہ خانہ کعبہ جیسی مقدس ترین جگہ میں بھی جھوٹ بولنا چاہتے ہیں۔اللہ رحم کرے۔

ہمیں یاد آیا گزشتہ دنوں ایک دیوبندی محمد متین خالد نے ایک کتاب بعنوان ’’قادیانیت سے اسلام تک‘‘ لکھی تھی جو پہلے تو پاکستان سے شائع ہوئی اور پھر مارچ ۲۰۰۱ء میں رحمان پبلیکیشنز دیوبند سے اس کے ہندوستانی چیلوں نے شائع کی بظاہر تو اس میں قریباً دو درجن افراد کی داستانیں لکھ کر ثابت کیا گیا ہے کہ گویا غیر احمدی ملاؤں کی تبلیغ سے اور ان کے دلائل سے متاثر ہو کر انہوں نے احمدیت سے ارتداد اختیار کیا تھا یا بقول ان کے ’’اسلام‘‘ قبول کر لیا تھا لیکن اگر آپ اس کتاب کو سرسری طور پر بھی دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ دراصل اس کتاب میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کو ان کی غلط اور مذموم حرکات کے باعث نظام جماعت احمدیہ کی طرف سے سزا دی گئی تھی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یا بعد میں خلفائے وقت نے سزا دے کر نظام جماعت سے خارج کر دیا تھا۔گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ میں ان لوگوں نے جماعت احمدیہ سے نکالے گئے ایسے دو درجن بدباطن افراد کا ذکر کیا ہے اور اسے یہ اپنے خود ساختہ اسلام کی فتح مانتے ہیں۔یہ وہ لوگ تھے جن میں سے بعض مالی بددیانتی کے مرتکب ہوئے تھے بعض نافرمانی اور بغاوت کے مرتکب ہوئے تھے۔بعض نے اپنے خود ساختہ مفادات کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر حسد اور تعصب سے جماعت کے بزرگوں اور واجب الاطاعت امام کے خلاف اپنی گندی زبانیں کھولی تھیں اور خلافت کے خلاف سازشوں کے مرتکب ہوئے تھے۔پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو احمدیوں نے تو ان کی بدحرکتوں کی وجہ سے منہ لگانا چھوڑ دیا تھا اور پھر ان لوگوں کو جماعت کیخلاف استعمال کرنے کیلئے ملاؤں نے اپنے گلے لگا لیا اور فخر سے کہا کہ گویا انہوں نے اُنہیں قادیانیت سے آزاد کروا کر ’’اسلام‘‘ کی جھولی میں ڈال لیا ہے جبکہ ایسے لوگ پہلے ہی قادیانیت سے نکالے جا چکے تھے اور اسی وجہ سے اسلام سے کوسوں دُور تھے۔پس یہ لوگ دیوبندیوں کو مبارک ہوں ایسے ہی بدطینت اور بدکردار لوگ دیوبندیوں کو راس آتے ہیں اور جو کچھ ان بدکرداروں نے جماعت اور امام جماعت احمدیہ کے متعلق بغض وحسد کی آگ میں جل کر کتاب ’’قادیانیت سے اسلام تک‘‘ میں لکھا ہے اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ان بدباطن لوگوں کی تحریریں بعینہٖ اُن خبیث الفطرت عیسائی پادریوں سے ملتی جلتی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمہات المؤمنین پر گندے الزامات لگائے ہیں اُن عیسائیوں کو بھی ہمارا جواب لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے اور ان خبیث الفطرت دیوبندیوں کو بھی ہمارا جواب ہے لعنة الله على الكاذبين۔

اب ایسا ہی شخص عبدالرحمٰن ہے جو اپنے ماں باپ کا نافرمان دھوکے باز اور چور ہے اور نہایت بے حیائی سے حضرت مرزا ناصر احمدؒ کی طرف منسوب کر کے خود کو ان کا بیٹا بتا رہا ہے جبکہ وہ ایک دوسرے شخص ناصر احمد مرحوم کا بیٹا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت بھیجی ہے لیکن یہی لوگ پاکستانی مولویوں کے اور ان کی پیروی میں ہندوستانی ملاؤں کے گلے کے ہار ہیں۔پس ایسے اخبارات کو اب کچھ شرم محسوس کرنی چاہیئے جو بغیر تحقیق کے مسالے لگا کر جماعت کی دشمنی میں ایسی خبریں شائع کرتے ہیں۔کیا اس حرکت کے بعد وہ ایسے مذموم افعال سے باز آئیں گے؟

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے:۔

انی مهين من اراد اهانتك

وانی معين من اراد اعانتك

کہ میں اس شخص کو ذلیل و رسوا کروں گا جو تیری ذلت اور رسوائی کا ارادہ کرے گا اور جو شخص تیری اعانت کا ارادہ کرے گا میں اس کی مدد اور اعانت کروں گا۔یقیناً ایسے لوگ اس الہامی پیشگوئی کے مطابق ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں اور ہوں گے پس ایسی حرکتوں سے باز آ جاؤ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دشمنانِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں اور تم پیر مغاں بنے رہو۔اپنے دلوں پر نظر ڈالو اور اپنے اندر کو ٹٹولو۔کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزہ ہے؟ کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو؟ کیا تم ان فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے۔پھر کیا یہ سچ نہیں کہ تم مثیل مسیح کے لئے مسیحی مشابہت کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے پیش کر رہے ہو تا خدائے تعالیٰ کی حجت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے۔بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئیں گے اور اس خوانِ نعمت سے حصہ لیں گے لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مرو گے کاش تم نے کچھ سوچا ہوتا‘‘۔ (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۳۔۵)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

مساجد کی اہمیت ان کی تعمیر پر پچاس سال یا سوسال پورے ہونے سے نہیں ہے۔ مساجد کی اہمیت اور ان کی خوبصورتی ان کو آباد کرنے کے لئے آنے والے لوگوں سے ہے جو اللہ کا تقویٰ رکھتے ہیں اور تقویٰ رکھتے ہوئے مساجد میں آکر پانچ وقت ان کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

(مسجد نور فرینکفرٹ کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر اس مسجد میں فرمودہ خطبہ جمعہ میں مسجد نور کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ)

اسلام کی روشنی کے پھیلانے کا کام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی مقدر ہے اور اسی کے ذمہ لگایا گیا ہے

دنیا میں اسلام کے خلاف جو نفرت کی دیواریں کھڑی ہیں یا کھڑی کی جارہی ہیں انہیں گرانا احمدی کا فرض ہے۔ انہیں نیکیوں کے فروغ سے گرائیں۔ برائیوں کو ختم کر کے انہیں گرائیں۔ عبادتوں کے معیار اونچے کر کے انہیں گرائیں۔ مسجدوں کو آباد کر کے انہیں گرائیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے انہیں گرائیں کہ اُس نے اس زمانہ میں اِس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔

دنیا بھر کی جماعتوں کے لئے تاکیدی ہدایت کہ آئندہ سے مسجدوں کے اندرونی ہال میں کسی قسم کی کھانے وغیرہ کی دعوت نہ کی جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 18/دسمبر 2009ء بمطابق 18/فتح 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد نُور-فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

قُلْ اَمَرَ رَبِّىْ بِالْقِسْطِ- وَاَقِيْمُوا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ-

كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف:30)

اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ- وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة:112)

آج مَیں مسجد نور فرینکفرٹ سے یہ پہلا خطبہ دے رہا ہوں۔ جیسا کہ جرمنی میں رہنے والے احمدی جانتے ہیں، اس کی وجہ اس سال اس مسجد کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونا بنی ہے۔ پچاس سال پہلے یہ مسجد اس وقت کی جماعتی ضرورت اور وسائل کے مطابق تعمیر کی گئی تھی۔ گو آج یہ احمدیوں کی تعداد کے مطابق ضرورت پوری نہیں کرتی۔ ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اس لئے یہاں کے علاقہ کے احمدیوں کے علاوہ بہت کم تعداد میں دوسروں کو اجازت دی گئی کہ آج جمعہ پر یہاں آئیں۔ یہاں جرمنی کی یہ دوسری مسجد ہے جو جماعت احمدیہ نے تعمیر کی۔ پہلی مسجد ہمبرگ کی تھی جس کے پچاس سال میرا خیال ہے 2007ء میں پورے ہوئے تھے۔ بہرحال وہاں تو کسی تقریب میں مَیں شامل نہیں ہوا تھا لیکن فرینکفرٹ کی اس مسجد کے پچاس سال پورے ہونے کے حوالے سے جماعت جرمنی ایک فنکشن منعقد کرنا چاہتی تھی جس میں انہوں نے بعض شخصیات کو بلایا ہے یا بلانا چاہتے تھے۔ اس لئے امیر صاحب جرمنی نے مجھے کہا کہ میں بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کروں۔ اس لئے مَیں نے مسجد کے پچاس سال پورے ہونے کی اس تقریب میں شامل ہونے اور یہاں جمعہ پڑھنے کی حامی بھر لی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں نے یہ سوچ کر بھی حامی بھری تھی کہ اس حوالہ سے اعلیٰ شخصیات کو جو دعوت دی گئی ہے تو اس تقریب میں کچھ کہنے کا موقع ملے گا اور اسلام کی تعلیم کے بارہ میں ان لوگوں تک بھی گو کہ پہلے آواز پہنچی ہوگی اور جانتے بھی ہوں گے، بہت سارے احمدیوں کے واقف ہیں، لیکن پھر بھی مجھے خود بھی ان تک کچھ نہ کچھ پیغام اپنے رنگ میں پہنچانے کا موقع مل جائے گا۔

ہماری نئی مساجد بھی تعمیر ہوتی ہیں اور دنیا میں جماعت احمدیہ کی کئی پرانی مساجد بھی پھیلی ہوئی ہیں جن کی تعمیر پر پچاس سال یا پچھتر سال یا سوسال پورے ہو چکے ہیں۔ مساجد کی اہمیت ان کے پچاس سال یا سوسال پورے ہونے سے نہیں ہے۔ مساجد کی اہمیت اور ان کی خوبصورتی ان کو آباد کرنے کے لئے آنے والے لوگوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتے ہیں اور تقویٰ رکھتے ہوئے مساجد میں آکر پانچ وقت ان کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

مساجد کے مقام اور اس کی اہمیت کے بارے میں ہمیں قرآن اور احادیث سے بڑی راہنمائی ملتی ہے اور ایک احمدی کی یہی شان اور پہچان ہے کہ ہمیشہ مسجد کے اس مقام کو پہچانے جس کی خدا تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے اور اسی حوالے سے میں چند باتیں آج کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مسجد کی اہمیت کے بارے میں کچھ کہوں اس مسجد کے حوالے سے بھی چند باتیں کہوں گا۔

یہاں کے رہنے والے تو جانتے ہیں اور اب دنیا کے احمدی بھی جان گئے ہوں گے کہ اس مسجد کا نام ''مسجد نُور'' ہے۔ اتفاق سے گزشتہ دو خطبوں سے مَیں نُور کے حوالے سے اس کے مختلف معانی اور اللہ تعالیٰ کی صفت ہونے کے بارہ میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ پس یہ مسجد اور ہماری ہر مسجد اس نُور کو اپنے دلوں میں قائم کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کے لئے ہی تعمیر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ چاہے جو بھی اس کی پہچان کے لئے اس کا نام رکھ دیا جائے لیکن اس کا مقصد یہی ہے کہ جو نور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کے ذریعہ سے ہم پر اتارا اور پھر اس کا حقیقی پرتو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بنایا تا کہ یہ نور ہر سُو پھیلتا چلا جائے۔ تو یہی ہماری مساجد کا مقصد ہے۔

لیکن یہ بھی اتفاق ہے بلکہ مَیں کہوں گا کہ سوئس (Swiss) حکومت کی بدقسمتی ہے کہ اسلام دشمن ایک پارٹی کے کہنے پر ایک ریفرنڈم کی بنیاد پر یا ایک ریفرنڈم کو بنیاد بناتے ہوئے جس میں ایک حساب سے جو حصہ لینے والے تھے ان کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ سوئٹزرلینڈ میں آئندہ تعمیر ہونے والی مساجد کے مینار نہ تعمیر کئے جائیں۔ لیکن یہ بھی رپورٹ ہے کہ اس ریفرنڈم میں جن لوگوں نے حصہ لیا اگر ان کی تعداد کا اندازہ کیا جائے تو 32 فیصد لوگوں نے حقیقت میں ''ہاں'' میں ووٹ دیئے ہیں کہ مینارے تعمیر نہ کئے جائیں۔ گویا اکثریت یا اس سے لاتعلق رہی ہے یا ان کو تجویز پسند نہیں تھی۔ یہ بھی آج آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت کا ہی کام ہے کہ جہاں تمام مسلمان فرقے سوئے ہوئے تھے بلکہ بعض نے توجہ دلانے پر یہاں تک بھی کہا کہ کیا ضرورت ہے میناروں کے ایشو پر شور مچانے کی۔ یونہی ہم کیوں ان لوگوں کی مخالفت مول لیں لیکن وہاں صرف جماعت احمدیہ نے پبلک میٹنگ کر کر کے اور سیاستدانوں سے رابطے کر کے بھی اس احمقانہ قانون کے خلاف پہلے بھی آواز اٹھائی اور اب بھی اٹھا رہے ہیں۔ بعض سیاسی پارٹیوں نے ہم سے اس بات پر معذرت کی ہے کہ یہ ہمارا فعل نہیں

ہے اور ہم اس قسم کی احمقانہ چیزوں کے بڑے سخت مخالف ہیں۔ بلکہ سوئٹزر لینڈ میں زیورخ میں جہاں ہماری مسجد ہے وہاں کے علاقہ کے لوگوں نے ہمارے حق میں، مسجد کے میناروں کے حق میں نعرے لگائے، جلوس نکالے، سڑکوں پر آئے اور کہا کہ یہ بالکل احمقانہ بات ہے کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ ایک سیاسی پارٹی کے نیشنل لیڈر نے اس ریفرنڈم سے یہ سمجھ کر کہ دوسری پارٹی نے اس ایشو سے اپنا ایک مقام حاصل کرلیا ہے اور اس کی کچھ اہمیت ہوگئی ہے یہ آواز بلند کرنی شروع کردی کہ اب قانونی طور پر حجاب پر بھی پابندی لگنی چاہئے اور مزید پابندیاں بھی مسلمانوں پر لگنی چاہئیں۔ لیکن اسی پارٹی کی زیورخ صوبے کی جو صوبائی برانچ تھی اس کے صدر اور اس پارٹی کے دوسرے لیڈروں نے اپنے اس نیشنل لیڈر کی اس بات پر سخت احتجاج کیا اور یہاں تک انہوں نے شور مچایا اور اس کو خطوط لکھے کہ اس نیشنل لیڈر کو ٹی وی پر آ کر معافی مانگنی پڑی۔ اور اس کے بعد پھر اس پارٹی کا جو صوبائی لیڈر ہے اس نے ہمارے امیر صاحب سوئٹزر لینڈ کو ایک خط لکھا کہ یہ شخص ہمارا لیڈر ہے لیکن پٹڑی سے اتر گیا ہے۔ اب ہم نے اس کو سیدھے رستے پر ڈال دیا ہے اور ہم ہیں جو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کریں گے۔ تو شرفاء ہر جگہ موجود ہیں جو آواز بلند کرنے والے ہیں۔ تو مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ کام ہے جو جماعت احمدیہ اسلام کے دفاع کے لئے ہر جگہ کر رہی ہے اور جماعت کے شور مچانے پر ہی ان سیاستدانوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ اس قانون کے خلاف آواز بلند کریں۔

اسلام کے جو نام نہاد ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں ان کا تو صرف یہی کام ہے کہ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہیں یا معصوموں کی جانوں سے کھیلتے رہیں اور اس کے باوجود پھر یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی کیا ضرورت تھی اور ہمیں کسی لیڈر کی کسی روحانی لیڈر کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور کتاب مبین کی صورت میں نُور موجود ہے۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں بلکہ ان سے زیادہ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اس نور سے حصہ لینے کے لئے اللہ اور رسول ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو اس نُور کو جذب کر کے پھر آگے پھیلائے۔

پس اسلام کی یہ روشنی کے پھیلانے کا کام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی مقدر ہے اور اسی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ چنانچہ صرف سوئٹزر لینڈ میں ہی نہیں سپین کے ایک بہت بڑے سیٹلائٹ چینل نے یہ خبر دی اور خبر کے ساتھ پیڈرو آباد میں جو ہماری مسجد بشارت ہے اس کی تصویر دی اور مقامی لوگوں کے انٹرویو دیئے اور سب نے یہ کہا کہ اس قسم کے قوانین جو ہیں یہ بڑے غلط قسم کے قوانین ہیں اور یہ بتایا کہ ہمارے علاقہ میں مسلمانوں کی یہ مسجد ہے یہاں سے تو امن ومحبت کا پیغام پھیلانے والی آواز اُٹھتی ہے۔ بلکہ ایک شخص نے تو یہاں تک کہا کہ تم ان لوگوں سے Terrorism کی بات کرتے ہو، یا کسی قسم کی نفرت کی بات کرتے ہو، مَیں تو کہتا ہوں کہ اصل امن پسند یہ لوگ ہیں اور ہمیں بھی ان جیسا ہونا چاہئے۔ یہ ایک انقلاب ہے جو دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے آپؑ سے تربیت پا کر پیدا فرمایا ہے کہ وہ ملک جہاں چند دہائیاں پہلے مسلمان سے سلام کرنا بھی شاید ایک دوسرے کو خوفزدہ کر دیتا تھا۔ آج ٹی وی پر کھل کر وہاں سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر سپینش لوگ امن چاہتے ہیں تو ان مسلمانوں جیسے بنیں جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو امن اور محبت کا سمبل (Symbel) ہیں۔ پس یہ انتہائی احمقانہ حرکت ہے کہ یہ قانون بنایا جائے کہ مساجد کے میناروں کی تعمیر روک دی جائے۔ اگر فرض کرلیں کہ تمام مسلمان دہشت گرد ہی ہیں تو کیا مینار نہ بنانے سے یہ دہشت گردی رک جائے گی؟ نہایت بچگانہ باتیں ہیں۔

مینار کا لفظ تو خود نور سے نکلا ہے اور اس کا مقصد جس کے لئے بنایا جاتا ہے یہ ہے کہ اونچی جگہ سے اذان کی آواز خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کو نماز کے لئے عبادت کے لئے بلانے کے لئے بلند کی جائے۔ پہلے جب یہ بجلی اور لاؤڈ سپیکر کی سہولت نہیں تھی تو مینار پر کھڑے ہو کر ہی اذان دی جاتی تھی۔ اب تو جو مینارے ہیں یہ ایک سمبل (Symbel) کے طور پر ہیں۔ مسلمان ملکوں میں بعض جگہ لاؤڈ سپیکر لگا دیئے جاتے ہیں جن سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہاں تو اس کی اجازت نہیں۔ ان میناروں کا تو پھر بھی کچھ نہ کچھ مقصد ہے لیکن اگر یہ اعتراض کرنا چاہیں تو چرچوں کے گنبد ہیں یا کون (Cone) ہیں ان پر بھی اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ گو کہ ہمارا مقصد نہیں ہے اعتراض کرنا۔ مَیں نے جو میناروں کا مقصد بتایا ہے جیسا کہ اذان کی آواز پہنچانا اور یہ اذان کیا ہے؟ اذان کے الفاظ میں خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جاتی ہے۔ اس کی وحدانیت بیان کی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے رسول ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ عبادت کی طرف بلایا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہی انسانی پیدائش کا مقصد ہے اور اسی میں انسان کی فلاح ہے۔ اس لئے فلاح کی طرف آؤ۔ وہ فلاح حاصل کرو جس سے تمہارا دین بھی سنور جائے اور آخرت بھی سنور جائے۔ تمہاری دنیا بھی سنور جائے۔ کتنا حسین اور ٹھوس پیغام ہے جو ان میناروں سے دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود بھی کہ چرچوں پر ہم اعتراض کر سکتے ہیں، ہم نے اعتراض نہیں کیا، نہ کرتے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ کسی کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ ہم تو ہر ایک کے معبد ہے یا مندر ہے یا چرچ ہے اس کی عزت کرتے ہیں کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں نہ صرف ان عبادت گاہوں کی عزت کرنے کا کہا ہے بلکہ ان کی حفاظت کی ذمہ داری بھی مسلمانوں پر ڈالی ہے تا کہ دنیا میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہو فرینکفرٹ کی اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر، آج سے پچاس سال پہلے اس مسجد کے مینار کے بارہ میں جو اخبار نے لکھا تھا وہ ان اخبار نویسوں کی شرافت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس وقت جرمنی کے ستّر سے زائد اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی خبریں شائع کیں۔

مثلاً ایک اخبار ہے فرینکفرٹ رمشاؤ (Frankfurter Rundschah) (اگر مَیں نے تلفظ صحیح بولا ہے) اس نے 14 ستمبر 1959ء کی اشاعت میں لکھا کہ فرینکفرٹ میں ایک سفید مسجد بلند اور دلفریب میناروں کے ساتھ تعمیر ہو چکی ہے۔

اسی طرح Abend Post نے لکھا کہ فرینکفرٹ میں اللہ کا گھر موجود ہے۔

پھر ایک اخبار 'منہائم مورگن' نے لکھا کہ اسلام یورپ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ ہیڈنگ دے کے پھر تفصیل لکھی اور لکھا کہ محمد (ﷺ) کے پیرو اس سے قبل تلواروں اور نیزوں کی مدد سے جنوبی فرانس تک آئے۔ موجودہ زمانہ میں یہ کام روحانی ہتھیاروں سے ہو رہا ہے۔ بہت سے اسلامی ممالک کے لوگ یورپ آتے ہیں جو ساتھ ساتھ اسلام پھیلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح مختلف تبلیغی فرقے جن میں ایک فرقہ جس نے خاص طور پر مختلف جگہوں پر مساجد بنائی ہیں مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ہے جو 1890ء میں پنجاب میں قائم ہوا۔

بہرحال سال اس نے تھوڑا سا غلط لکھا ہے۔ 1889ء کی بجائے 1890ء لکھ دیا لیکن خبر بڑی تفصیل کے ساتھ دی۔ لیکن یہ دیکھیں کہ جب جرمنی میں چند ایک جرمن احمدی تھے اس وقت اس مسجد اور اسلام کے حقیقی پیغام کی وجہ سے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو پریس نے عزت اور احترام کے ساتھ اپنی خبروں میں پیش کیا۔ یہ ان کی شرافت تھی۔ لیکن اب جب آپ کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے تو آپ کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کے دفاع اور اس کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مساجد کے مینار جس طرح اس زمانے میں دلفریب تھے آج بھی اسی طرح دلفریب ہیں۔ لیکن آج مغربی ممالک کے بعض لوگ اور سیاستدانوں کی انصاف کی نظر ختم ہوگئی ہے۔ چند ایک کے جرم کو پوری اُمّت کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔ اسلام کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض پریس کے نمائندہ بھی اور پریس میڈیا بھی اس میں غلط کردار ادا کرتا ہے۔ مثلاً کل ٹی وی پر ایک خبر آ رہی تھی (کل کی ہی تھی میرا خیال ہے) کہ ایک شخص نے جو مسلمان تھا (پوری طرح تو مَیں نے خبر نہیں سنی) غالباً برطانوی شہری تھا۔ اس نے اپنی پندرہ سالہ بیٹی کو قتل کر دیا۔ تو خبر اس طرح بیان ہو رہی تھی کہ ایک مسلمان نے اپنی بیٹی کو قتل کر دیا۔ جب کہ اس طرح کے جرائم مغرب کے باشندے بھی کرتے ہیں اور آئے دن اخباروں میں ان جرائم کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں بلکہ اس سے زیادہ بھیانک جرائم کی خبریں آ رہی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ نہیں لکھا جاتا کہ فلاں عیسائی نے قتل کر دیا۔ یا فلاں یہودی نے قتل کر دیا یا فلاں مذہب کے ماننے والے نے قتل کر دیا۔ یا یہ جرم کیا ہے۔ فلاں فلاں جرم کیا ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان جرم کرتا ہے تو اسلام کے حوالہ سے ضرور اس کا تعارف کروایا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ اسلام کے خلاف ایک مہم ہے۔ پس مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے اس مہم کے خلاف کھڑے ہو جائیں اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں۔ لیکن نہیں۔ آج یہ کام ہر ایک کے بس کا نہیں ہے۔ یہ کام جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ ہر احمدی کا کام ہے۔ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی بیعت میں آنے والوں کا کام ہے۔ انہیں سے اب منسوب ہو چکا ہے۔ آپ لوگوں کو مَیں جلسہ میں بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ پس احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مساجد اور اس کے میناروں سے اسلام کے نُور کو، اللہ تعالیٰ کے نور کو یورپ اور مغرب کے ہر ملک اور ہر باشندے تک پہنچائیں اور اس کو پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب مسجدوں کے ساتھ جڑ کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے، اس کام کو سرانجام دینے کے لئے کوشش کریں گے۔ مسجد کے مقام اور اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اس بارہ میں کچھ راہنمائی ملتی ہے۔ ان آیات میں سے پہلی آیت جو تھی سورہ اعراف کی تھی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لوٹو گے۔

یہ کیا خوبصورت تعلیم ہے۔ اعتراض کرتے ہیں کہ مساجد دہشتگردی کا اڈہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلا حکم یہ دیا ہے کہ انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ پھر مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ یا اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے تمہیں اپنے دلوں کو ہر قسم کی ناانصافی سے پاک کرنا ہوگا۔ قرآن کریم میں اور کئی مقامات پر بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرمایا: وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ (سورۃ النساء آیت :59) کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرو۔ یہ ہے خوبصورت تعلیم۔ یہ نہیں کہا کہ جب مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کرو۔ بلکہ محسن انسانیت پر جو تعلیم اتاری گئی تھی وہ بھی کُل انسانیت کی بہتری کے لئے ہے۔ اور اس کا اظہار ایک اور جگہ اس طرح ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی انصاف سے نہ روکے اور جو مسجد فتنہ اور شر کے لئے بنائی گئی تھی اس کے گرانے کا حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دے دیا۔

پس مسجد کا تو وہ مقام ہے جہاں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کے آگے جھکنے کے لئے آیا جاتا ہے۔ مسجد کا لفظ سَجَدَ سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے عاجزی انکساری اور فرمانبرداری کی انتہا۔ پس مسجد تو یہ اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے والی جگہ ہے اور اس آیت میں یہی حکم ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو مسجد میں جمع ہو کر، ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی کم مائیگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کو پکارو کہ تو ہی ہے جو ہمیں سیدھے راستے پر چلانے والا ہے۔ ہمارے اندر سجدے کی حقیقی روح پیدا کرنے والا ہے۔ تُو ہی ہے جو ہمیں دین کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دینے والا ہے۔ تُو ہی ہے جو ہمارے سے انصاف کے تمام تقاضے پورے کروانے والا ہے اور اے اللہ تُو ہی ہے جو ہمیں اپنے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والا ہے اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق دینے والا ہے۔ پس ہم آج تیرے آگے سجدہ ریز ہیں کہ ہمیں ان نیکیوں کے کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ایک مومن جسے آخرت پر یقین ہے، مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے پر یقین ہے۔ وہ کوئی ایسی حرکت کر ہی نہیں سکتا جو اسے آخرت کے انعام سے محروم کرے کیونکہ ہر عمل درجہ بڑھانے کا باعث بنتا ہے اور ترقی کا یہ عمل اسی طرح جاری ہے جس طرح پیدائش کا عمل ہوا۔ پس اگر ہر نیکی کے بجالانے کی طرف توجہ نہیں تو روحانی ترقی کے درجے حاصل کرنے بھی ممکن نہیں ہوں گے۔ پس یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایک مومن ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے، خالص اس کے لئے ہوتے ہوئے، مسجدوں کی طرف آئے اور دوسری طرف ان مساجد سے نفرتوں کی آوازیں گونجیں جو دنیا میں فتنہ وفساد کا باعث بنیں۔

پس مساجد تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف قدم بڑھانے کا ایک نشان ہیں اور مینارے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک ذریعہ ہیں جن پر کھڑے ہو کر اس نور کی طرف بلایا جاتا ہے جو انسان کے لئے اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت کو روشن تر کرنے کا باعث بنتا ہے۔

پس آج ہم احمدیوں کا فرض ہے کہ دنیا کو یہ بتائیں کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور مساجد کی حقیقت کیا ہے۔ دنیا کی بقا بھی اسی سے وابستہ ہے کہ ایک خدا کو مانتے ہوئے اس نُور کو تلاش کریں جو اللہ تعالیٰ کا نُور ہے۔ جو دنیا میں اگر نظر آسکتا ہے تو آنحضرت ﷺ کی ذات میں نظر آسکتا ہے۔ جو اگر نظر آسکتا ہے تو آنحضرت ﷺ پر اتری ہوئی شریعت اور آخری شرعی کتاب قرآن کریم میں نظر آسکتا ہے۔ جس کی خوبصورت تعلیم دنیا کی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے راستے دکھانے اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے راستے دکھانے کا واحد ذریعہ ہے۔ جس کی خوبصورت تعلیم دنیا کے امن کی ضمانت ہے کیونکہ اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کی حالت کا قرآن کریم نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ ایک جگہ اس طرح بیان ہوا ہے۔

دوسری آیت جو مَیں نے تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (سب سچے مومن ہیں) اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔ تو یہ ایک مومن کی خصوصیات ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرتا ہے اس میں یہ پائی جانی ضروری ہیں۔

پہلی بات یہ فرمائی۔ توبہ کرنے والے۔ توبہ کیا چیز ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ برائیوں سے قطع تعلق کرنا۔ اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ فرمایا:

''انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو۔ بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آجاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے'' (جب انسان متناقض جہات، یعنی الٹی طرف جانا شروع کرتا ہے۔ ایک طرف کو چھوڑ کر جب دوسری طرف آتا ہے تو پہلی جگہ سے دوری ہوتی جاتی ہے) '' اور جس کی طرف جاتا ہے وہ نزدیک ہوتی جاتی ہیں۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 409 جدید ایڈیشن)

پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری خصوصیت ایک مومن کی یہ بتائی کہ عبادت کرنے والے ہیں۔ ظاہر ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں گے تو خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی اور یہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ایک مومن جو خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتا ہے وہ اس بات کی پوری کوشش کرتا ہے کہ عبادت کا حق ادا کرے۔ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ عبادت کے بغیر میری زندگی ادھوری ہے اور عبادت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا حق ادا کرنا ہو گا۔ اور اس کا حق اس کو، نماز کو قائم کرنے سے ادا ہو گا۔ فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (البقرۃ: 44) کہ نماز کو قائم کرو اور نماز کا قائم کرنا یہی ہے کہ مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے اور یہی نمازوں کی ادائیگی کا حقیقی حق ہے۔

یہاں ضمناً مَیں یہ بھی بتا دوں کہ مجھے اس مسجد کے بارہ میں پتہ لگا ہے کہ یہاں نمازوں کے وقت پوری طرح پر مسجد میں لوگ نہیں آتے۔ مجھے کسی نے لکھا تھا، بلکہ کسی لوکل اخبار نے بھی لکھا کہ ایک وقت میں یہاں پانچوں نمازیں ہوتی تھیں اب یہ مسجد صرف جمعہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس علاقہ کے لوگوں کا، احمدیوں کا فرض بھی ہے کہ یہاں آئیں۔ باقاعدہ پانچ وقت یہ مسجد کھولیں اور نمازیں ادا کیا کریں۔ صرف عشاء کی نماز ادا کرنا یا مغرب کی نماز ادا کرنا یا چند ایک کا فجر پر آجانا ہی کافی نہیں ہے۔ یہ حق آپ ادا کریں گے تو تبھی آپ حقیقی مومن کہلانے والے ہوں گے۔ مسجد کی بنیاد رکھتے ہوئے غیر بھی اکثر یہ سوال پوچھتے ہیں کہ کیوں مسجد بنا رہے ہیں۔ پرسوں بھی ایک شہر میں جہاں مَیں نے مسجد کی بنیاد رکھی ہے، وہاں پریس والے نے یہی سوال کیا کہ آپ مسجدیں کیوں بنا رہے ہیں؟ تو سیدھا سادہ جواب تو اس کا یہی ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے جس کی اسلام میں بہت اہمیت ہے۔ نماز کے قیام کا حکم ہے اور اس کا مطلب یہی ہے کہ باجماعت ادا کرو۔ اس لئے مسجد تعمیر کرتے ہیں کیونکہ حقیقی نمازیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور جو نمازیں اس سوچ کے ساتھ ادا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الماعون: 5) پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازیں ظاہری حرکات کے لئے تو ادا کرتے ہیں اور اس مقصد کو بھول جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی کامل فرمانبرداری ہے۔

پس قرآن کریم تو خود ہر قدم پر توجہ دلا رہا ہے اور توجہ دلا کر ایک حقیقی مسلمان کو اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے راستے دکھا رہا ہے۔ پھر ایک حقیقی مسلمان خدا تعالیٰ کی حمد کرنے والا بھی ہے اور حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو تمام صفات کا جامع سمجھتا ہو اور جو اللہ تعالیٰ کو تمام صفات کا جامع سمجھتے ہوئے اُن تمام احکامات پر عمل کرنے والا ہو جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کیونکہ اگر وہ حقیقی مومن ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ ایسی حرکت کرے جو اسے خدا تعالیٰ کی رضا سے دور لے جانے والی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حمد کے بارہ میں کہ یہ کیا چیز ہے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: '' تمام اقسام حمد کے'' (جو تمام قسمیں ہیں حمد کی) '' کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں''۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 436۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 11)

تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ سوچ رکھنے والے جب اس کے سامنے جھکتے ہیں، اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں حتیٰ کہ اپنے گھروں سے بھی اس کی رضا کے حصول کے لئے ہی نکلتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جو پھر نیکیاں پھیلانے والے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی حدود وہ تمام احکامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کو دیئے ہیں۔ ایک متقی کا یہی کام ہے کہ ان حدود کے دائرہ کے اندر رہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بشارت دیتا ہے۔ یہ شور، یہ مخالفتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

یہاں اس حوالہ سے مَیں ایک یہ بات بھی آپ کو کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والوں کے لئے بھی بشارت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا، ان میں ایک تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد کے لئے نکلتے ہیں۔ اس کے پیغام کی اشاعت کے لئے مصروف ہیں۔ تبلیغ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے حکم بھی فرمایا ہے اور توفیق بھی عطا فرما رہا ہے۔ دوسرے وہ بھی ایک طرح اس میں شامل ہیں جن کے حالات اپنے ملکوں میں اس قدر تنگ کر دیئے گئے کہ انہیں ہجرت کرنی پڑی۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تمہیں توفیق ہے تو اگر تم پر دینی تنگیاں وارد کی جاتی ہیں تو ہجرت کر جاؤ۔ آپ میں اکثر اس وجہ سے یہاں آئے ہیں اور جرمن حکومت کی بھی یہ مہربانی ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ آپ اپنے ملک میں آزاد نہیں ہیں، بعض تنگیاں وارد کی جارہی ہیں، آپ کو یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ اس لئے ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے، اگر حقیقی احمدی کہلانا پسند کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے دنیوی اور اخروی انعاموں کو بھی اپنے اور پھر اپنی نسلوں پر بھی نازل ہوتے دیکھنا ہے تو ان مومنین میں سے بننا ہو گا جو عبادتوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے رکوع و سجود سے کامل فرمانبرداری کا اظہار کرنے والے ہیں۔ نیکیوں کو اپنے او پر لاگو کرنے والے ہیں اور معاشرے میں بھی یہ نیکیاں پھیلانے والے ہیں۔ برائیوں سے اپنے آپ کو بھی بچانے والے ہیں اور معاشرے کو بھی بچانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر حتی الوسع کوشش کرنے والے ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرانے والے ہیں۔ اگر یہ باتیں نہیں تو پھر اسلام دشمن یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ہمیں یہ نہیں پتہ کہ تمہاری تعلیم کیا ہے۔ ہم تو تمہارے عمل دیکھ کر تمہیں اور تمہارے دین کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ پس ایک باغیرت احمدی کی طرح ہمیشہ اپنے کسی فعل اور حرکت سے احمدیت اور حقیقی اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کریں۔

پس ہر احمدی کو ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ اس ملک میں آکر مجھے اپنے حالات پہلے سے بہتر کرنے کا اور

آزادی سے زندگی گزارنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی وجہ سے دیا ہے۔اس لئے مَیں نے خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے اپنی زندگی اس نہج پر گزارنی ہے کہ جو جہاں مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنائے وہاں دشمنان اسلام کے منہ بند کرنے والی بھی بنائے۔امر بالمعروف میرا طرۂ امتیاز ہو اور نہی عن المنکر میری پہچان ہو۔اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک بڑا مقام عطا فرمایا ہے اور جو احمدی مسلمان ہیں انہوں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ہم اس مقام کو حاصل کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کی سرتوڑ کوشش کریں گے۔اللہ تعالیٰ نے جو مقام دیا ہے وہ یہ ہے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:111) کہ تم وہ لوگ ہو جو انسانیت کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔صرف اپنی بھلائی نہیں بلکہ دوسروں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب کا ہے آج انسانیت کی بھلائی تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔یہ اتنا بڑا اعزاز ہے کہ یونہی نہیں مل گیا بلکہ یہ وجہ بتائی کہ تم نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔پس اگر اپنے اندر یہ نیکیاں ہوں گی۔آپس میں احمدی معاشرے میں بھی ان نیکیوں کا اظہار نظر آ رہا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بتائی ہیں۔تبھی دوسروں کو ہم فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔تبھی ہم یہ اعزاز حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے اس سے کیا سبق حاصل کریں گے۔پس ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اس پر بہت بڑی ذمہ داری پڑ گئی ہے اور اس بات کی شکر گزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مزید توجہ دیں کہ جب زمین آپ پر تنگ کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں پھیلنے کی توفیق دی۔آپ کا دنیا میں نکلنا آپ کے کسی استحقاق کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور اس لئے بھی تھا کہ بعض مسلمانوں کے عمل سے جب اسلام کے خلاف بغض اور عناد کی دیواریں بعض طبقات کی طرف سے کھڑی کی جائیں گی تو اس وقت احمدی وہاں موجود ہوں جو اپنے نمونے سے اور اس حقیقی اسلام کی تعلیم کے اظہار سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے اسلام کا دفاع کریں۔دنیا کو دکھائیں کہ آؤ دیکھو مساجد کی کیا حقیقت ہے۔آؤ دیکھو ہم تمہیں بتائیں کہ میناروں کی کیا حقیقت ہے۔آؤ دیکھو ہم تمہیں بتائیں کہ اعلیٰ اخلاق کیا ہیں۔آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ نیکیاں کس طرح پھیلائی جاتی ہیں اور برائیاں کس طرح دُور کی جاتی ہیں۔آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ دنیا کا امن کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔

پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آج احمدیوں کے ذمہ لگائی گئی ہے۔دنیا کو بتانا ہے کہ یہ حقیقی اسلام ہے جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اور اس کے پھیلانے کی خاطر ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، جوان اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عہد کرتا ہے۔اگر ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے ممتاز نہ کیا تو ہم اسلام کا دفاع کسی صورت نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

''مَیں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونو مشترک ہیں۔تم بھی مسلمان ہو، وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔تم بھی کلمہ گو ہو، وہ بھی کلمہ گو ہیں۔تم بھی اتباع قرآن کا دعویٰ کرتے ہو، وہ بھی اتباع قرآن ہی کے مدعی ہیں۔غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو۔مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلیٔ حالت کی دلیل نہ ہو''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604۔جدید ایڈیشن)

پس خیر امت بننے کے لئے، حقیقی تعلیم پیش کرنے کے لئے ہمیں عملی ثبوت پیش کرنے ہوں گے۔اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنا ہوں گے۔اپنے اعلیٰ اخلاق کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہوگی اور پھر اس کو معاشرے میں پھیلانا ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔اس حوالے سے کہ مسجد میں افتتاح بھی ہوتے ہیں یہ تو خیر پچاس سالہ تقریب ہے۔ایک بات مَیں اَور کہنا چاہتا ہوں کہ بعض مساجد کیونکہ چھوٹی ہیں تو مسجدوں کے افتتاح پر اب عموماً یہ روایت بن گئی ہے کہ جو ریسپشن ہوتی ہے اس میں مسجد کے اندر ہی میٹ (Mat) بچھا کر دعوت اور کھانے وغیرہ کا انتظام کر لیا جاتا ہے۔آئندہ سے اس کی اجازت نہیں ہے۔اگر کہیں مسجد کی ریسپشن وغیرہ ہونی ہے تو صحن میں مارکی لگا کر کریں۔مسجد کا جو اندرونی حال ہے اس میں کسی قسم کی کوئی کھانے وغیرہ کی دعوت آئندہ سے نہیں ہوگی۔یہ آپ بھی نوٹ کر لیں اور دنیا میں رہنے والی باقی جماعتیں بھی نوٹ کر لیں۔ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بقیہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک عظیم الشان دلیل از صفحہ 8

بلا کم و بیش اسی قسم کا اقرار موکد کسی معتبر اور مشہور اخبار میں جیسا کہ اخبارِ عام شائع کرادیں۔ اور جیسا کہ مَیں تسلیم کر چکا ہوں۔آپ کے اس چھپے ہوئے اقرار کے پہنچنے کے بعد دو مہینہ تک دس ہزار روپیہ جمع کرادوں گا۔ اگر نہ کراؤں تب بھی کاذب شمار کیا جاؤں گا۔''

(اشتہار ۱۶/اپریل/ ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت)

پہلے گنگا بشن نے تین شرائط پیش کی تھیں لیکن جب حضرت اقدسؑ نے اِن تینوں شرائط کو منظور فرمایا تو اس نے ''ہمدرد ہندو'' اخبار میں ایک اور بیان شائع کیا جس میں اس نے پھر ایک اور شرط بھی زائد کردی کہ جب حضرتؑ جھوٹے ثابت ہوکر پھانسی کی سزا دئے جائیں گے تو ان کی لاش مجھے (یعنی گنگا بشن) کے سپرد کی جائے۔اور پھر وہ اس لاش سے جو چاہیں کریں۔جلادیں، دریا بُرد کریں یا اور کوئی کاروائی کریں۔حضرت مسیح موعودؑ نے لالہ گنگا بشن کی اس شرط کو بھی منظور فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ایسی صورت میں لالہ گنگا بشن کا بھی فرض ہے کہ وہ میری طرح دس ہزار روپیہ سرکار کے پاس جمع کرادے۔لیکن گنگا بشن نے کہا کہ وہ ایسا کرنے سے قاصر ہے۔چونکہ اُن کے پاس اس قدر رقم نہیں ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا کہ آریہ قوم کی وکالت میں آپ اس کام میں حصہ لے رہے ہیں اور کئی مالدار آریہ آپ کی ہمت افزائی کر رہے ہیں۔اگر اُن لوگوں کو آپ کی کامیابی پر یقین ہوتا تو وہ دس ہزار روپیہ جمع کروانے میں ہرگز پیچھے نہ ہٹتے۔ نیز حضورؑ نے لکھا ''اگر لالہ گنگا بشن کو ہماری یہ شرط منظور نہیں تو آئندہ ان کو ہرگز جواب نہیں دیا جائے گا اور ان کے مقابل یہ ہمارا آخری اشتہار ہے۔''

(اشتہار ۲۷/اپریل/ ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت)

لیکھرام کے قتل کے متعلق ایک شہادت:۔

لیکھرام کے قتل کے وقت وہاں موجود ایک گواہ جناب گوکل چند کی زبانی سنے ہوئے واقعہ کو مکرم محبّ الرحمٰن صاحب یوں بیان فرماتے ہیں۔

''خاکسار محبّ الرحمٰن عرض کرتا ہے کہ ۱۹۰۹ء کے قریب خاکسار کو ایک پنڈت گوکل چند ہیڈ ماسٹر نڈالوں ضلع ہوشیارپور نے بتایا کہ جس وقت پنڈت لیکھرام قتل ہوئے اس سے کچھ عرصہ پیشتر وہ ان سے سنسکرت پڑھا کرتے تھے انہی دنوں میں ایک مسلمان ان کے پاس آیا۔جس نے سنسکرت پڑھنے کا شوق ظاہر کیا اور چند دن پڑھتا رہا جس دن واقعہ قتل ہوا اس دن وہ وہاں موجود تھا اور واقعہ قتل کے وقت جس وقت چھری اسے لگی اس نے ''ماں'' کہکر آواز نکالی۔اس کی والدہ دوڑتی ہوئی آئی تو دیکھا کہ قاتل بڑے اطمینان سے آہستہ آہستہ لیکھرام کے پاس سے چل کر سامنے ایک کوٹھڑی میں چلا گیا۔لیکھرام کی والدہ نے بڑھکر کوٹھڑی کا دروازہ بند کرکے کنڈی لگادی اور پولیس کو بتایا کہ قاتل اس کوٹھڑی میں ہے۔ اس وقت انگریز سپرنٹنڈنٹ موجود تھا۔کوئی سپاہی کوٹھڑی میں جانے کو تیار نہ ہوا۔تو سپرنٹنڈنٹ پولیس خود ایک ہاتھ میں پستول اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین (چونکہ اندھیرا تھا) لیکر اندر گیا اور اس نے لالٹین سے تمام کوٹھڑی کو اچھی طرح دیکھا اور کہا کہ یہاں کوئی نہیں لیکھرام کی والدہ نے اصرار کیا کہ قاتل اسی کوٹھڑی میں ہے۔ اس پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا کہ اگر مکھی بن کر نکل گیا ہو تو ممکن ہے۔ورنہ انسان کے نکلنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ واقعہ پنڈت گوکل چند صاحب نے حلفیہ بیان کیا تھا اور مَیں بھی اس کو حلفیہ بیان کرتا ہوں۔''

(الراقم محبّ الرحمٰن ۱۲/فروری/ ۱۹۶۰ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔حضورؑ فرماتے ہیں۔

''لیکھرام کے معاملہ میں غیب کا ہاتھ کام کرتے صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اس شخص (یعنی قاتل) کا شدھ ہونے کے لئے اس کے پاس آنا، اس کا اس پر بھروسہ کرنا، یہاں تک کہ اس کو اپنے گھر میں بلا تکلف اس کو لے جانا، شام کے وقت دیگر ملاقاتیوں کا چلا جانا، ان کا اکیلا رہ جانا، عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا، لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہوکر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے نکالنا اور چھری کا وارکاری کا پڑنا، مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا کا ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اس کے خلاف پیش گوئی کی ہوئی ہے۔ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا، یہ سب خدا تعالیٰ کے فعل ہیں۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کا جلوہ دکھا رہے ہیں۔لیکھرام بڑا زبان دراز تھا۔اور اس کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا۔کیونکہ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اب اللہ تعالیٰ زمین کو ایسے لوگوں سے پاک رکھے گا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۸۸)

اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو نافع الناس اور ہدایت کا موجب بنائے۔آمین یارب العٰلمین۔ ☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک عظیم الشان دلیل
پنڈت لیکھرام کی ہلاکت

از:۔ حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندر آباد

افسوس آریوں پر جو ہوگئے ہیں شپر
وہ دیکھ کر ہیں منکر۔ ظلم و جفا یہی ہے
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہیں دل میں، پر جاں گزا یہی ہے
(کلام مسیح موعودؑ)

۶؍مارچ ۱۸۹۷ء وہ اہم اور یادگار دن ہے۔ جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام کی ہلاکت واقع ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی برگزیدہ مبعوث ہوتا ہے اور دنیاوی لوگوں کی روش کے خلاف خدائی وحدانیت کو قائم کرنے لگتا ہے۔ تو اس کی مخالفت اُس وقت کے نامور لوگوں کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اور مخالفین اس قدر مضبوط اور پختہ مکر کرتے ہیں کہ عوام الناس خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ خدا کا نمائندہ ہونے کے دعوٰی دار کو ناکامی ہوگی۔ اور مخالفین کامیاب ہوجائیں گے۔ عوام چاہے کتنے ہی ناامید ہوجائیں مگر خدا کا پیغام لانے والا کبھی اپنے مقصد میں ناکامی نہیں سوچتا اور نہ دیکھتا ہے۔

مجددیت کا دعویٰ کرنے کے بعد تمام مذاہب کے لیڈروں کے لئے ایک عظیم الشان نشان دکھانے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کی تو آپؑ کو مختلف امور سے متعلق جنابِ الٰہی کی طرف سے آئندہ ہونے والے واقعات سے مطلع کیا گیا۔ حضرت اقدس کا ارادہ تھا کہ آپؑ کسی ایسی جگہ جاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح متواتر چالیس دن عبادتِ الٰہی اور دعا میں گذاریں۔ جہاں آپؑ کو کوئی نہ جانتا ہو۔ اس غرض کے لئے آپؑ نے پہلے سوجان پور ضلع گورداس پور جانے کا ارادہ کیا۔ مگر مشیتِ الٰہی کے ماتحت یہ سفر ملتوی ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا ”تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی“
(سیرۃ المھدی، جلد ا، روایت: ۸۸)

چنانچہ جنوری ۱۸۸۶ء میں تین خدام کے ساتھ آپؑ عازمِ ہوشیار پور ہوئے۔ اور شیخ مہر علی صاحب رئیس کے طویلہ کے بالا خانہ میں قیام فرمائے۔ چالیس دن کے بعد ۲۰؍فروری؍۱۸۸۶ء کو آپؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایک عظیم الشان بیٹے کی خوشخبری دی ہے۔ اس اشتہار میں بعض لیڈروں کے علاوہ منشی اندرمن اور پنڈت لیکھرام کے متعلق بھی پیشگوئی تھی۔ حضورؑ نے منشی اندرمن اور لیکھرام کے متعلق انکشافات کے اظہار کے لئے ان سے اجازت طلب کی۔ اجازت اس وجہ سے طلب کی گئی تا ان کو تکلیف نہ ہو اور وہ دونوں ان انکشافات کے اظہار سے منع کر کے رجوع الی الحق کریں اور عذابِ الٰہی سے خود کو بچاسکیں۔ حضور علیہ السلام کے اس اعلان کے بعد منشی اندرمن نے تو خاموش ہوکر اپنی غلطی کا احساس کرلیا۔

پنڈت لیکھرام کی گستاخی:

لیکن پنڈت لیکھرام نے ہمیشہ کی طرح بدزبانی سے کام لیتے ہوئے نہایت بے باکی سے نہ صرف جواب دیا بلکہ تحریری اجازت بھجوادی اور ساتھ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کا تمسخر کرتے ہوئے گستاخی بھی کی۔ پیشگوئی کے ایک ایک سطر کے خلاف اپنی طرف سے ایک ایک سطر بنا کر اس کو خدا کا الہام قرار دیا حالانکہ آریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وید کے بعد الہام کا دروازہ بند ہے۔ اور جو بھی ملہم من اللہ ہونے کا دعوٰی کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔ آریہ مذہب کے اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے پنڈت لیکھرام نے خود کو ملہم قرار دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کذاب قرار دیا۔

پنڈت لیکھرام نہایت گستاخانہ انداز میں لکھتا ہے کہ مجھے بھی خدا نے الہاماً بتایا ”خدا کہتا ہے جھوٹوں کا جھوٹا ہے۔ مَیں نے کبھی اس کی دعا نہیں سنی اور نہ قبول کی۔.... خدا کہتا ہے مَیں نے قہر کا نشان دیا ہے۔ ...اس کی نسبت یہی کہنا چاہئیے کہ ناپاک و پلید روح دی گئی ہے۔ وہ نہایت غبی و کودن ہوگا خدا کہتا ہے وہ نہایت غلیظ القلب ہوگا۔ اور علومِ صوری و معنوی سے قطعی محروم رہے گا۔“ اس نے پسرِ موعود کی پیشگوئی کا بھی مذاق اڑاتے ہوئے لکھا ہے۔ ”آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہوجائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔ خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہوجائے گا۔ “
(کلیاتِ آریہ مسافر ۴۹۵ تا ۴۹۹)

جس شخص کو خدا کی طرف سے مدد نہ حاصل ہو اور وہ اپنے نفس کے خیالات کی پیروی کرتا ہو اس میں ثباتِ قدمی ہو ہی نہیں سکتی۔ چونکہ اسے خود اس کی باتوں کے پورے ہونے کا یقین نہیں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گستاخی کرنے والا یہ شخص اسلام کی عداوت میں اپنا مقام بھول گیا اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف منسوب کر کے من گھڑت الہامات کو شائع کر کے اپنی ہلاکت کو قریب تر کرلیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کردیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ جان کاٹ دیتے اور اس صورت میں تم میں کوئی نہ ہوتا جو اسے درمیان میں حائل ہوکر خدا کی پکڑ سے بچاسکتا۔“
(سورۃ الحاقۃ: آیات ۴۵ تا ۴۸)

پس خدا کی اس سنت کے تحت کہ جو اس کی طرف جھوٹا الہام منسوب کرے وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کا سامان اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ فرمایا۔ یہ ایسا ایمان افروز واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو خوب ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ ثبوت دیتا ہے کہ خدا کی کس قدر تائید آپؑ کے شاملِ حال تھی۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی کہ ”تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔“
(مجموعہ اشتہارات)

مباہلہ کا کھلا چیلنج:

چلہ کشی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے وعدہ کے موافق ہوشیار پور میں چند دن ٹھہرے جہاں ماسٹر مرلی دھر آریہ سے مباحثہ بھی ہوا۔ آپؑ نے اس مباحثہ کی روئیداد کو کتابی شکل میں ”سرمہ چشم آریہ“ کے نام سے شائع فرمایا۔ اور اسی کتاب میں آپؑ نے تمام عیسائی پادریوں کو اور آریوں کو بھی مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جب اس چیلنج کو لیکھرام نے دیکھا تو اس نے فوراً چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جواب لکھکر بھجوایا کہ ”مَیں نیاز التیام لیکھرام ولد پنڈت تارا سنگھ شرما مصنف تکذیب براہینِ احمدیہ و رسالہ ھذا اقرار صحیح بدرستی ہوش وحواس کر کے کہتا ہوں کہ اول سے آخر تک رسالہ سرمہ چشم آریہ پڑھ لیا ہے۔ اور ایک بار نہیں بلکہ کئی بار..... میرے دل میں مرزا جی کی تحریروں نے کچھ بھی اثر نہ کیا۔ مَیں اپنے جگت پتا کو ساکھی جان کر اقرار کرتا ہوں کہ ......آریہ ورت سے باہر جو بقول مسلمانوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ہیں اور تورات، زبور، انجیل، قرآن وغیرہ کتب لائے ہیں۔ مَیں دلی یقین سے ان پستکوں کے مطالعہ کرنے سے اور سمجھنے سے ان کی تمام مذہبی ہدایتوں کو بناوٹی اور جعلی، اصلی الہام کو بدنام کرنے والی تحریریں خیال کرتا ہوں ...... لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے۔...اے پرمیشور ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر...... کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پاسکتا۔“
(خبط احمدیہ ۳۴۴ تا ۳۴۶ مطبوعہ ۱۸۸۶ء)

حضرت مسیح موعودؑ اس کے جواب میں چند سال خاموش رہے تا لیکھرام کو توبہ کا خیال آجائے اور ہلاکت سے بچ جائے۔ لیکن وہ اپنی بدزبانی میں مزید بڑھتا گیا اور بار بار نشان کا بھی مطالبہ کرتا رہا۔ اس پر حضورؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا کہ ”عجل جسد لہٗ خوار۔ لہٗ نصب و عذاب“ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو اس کو مل کر رہے گا۔ (اشتہار ۲۰؍فروری؍۱۸۹۳)

بعدہٗ عذاب کے وقت کے تعلق سے آپؑ کے دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اطلاع دیتے ہوئے فرمایا ” آج کی تاریخ سے جو ۲۰؍فروری؍۱۸۹۳ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذابِ شدید میں مبتلا ہوجائے گا۔“
(اشتہار ۲۰؍فروری؍۱۸۹۳)

پھر بھی حضرت مسیح موعودؑ نے پنڈت لیکھرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ فارسی منظوم کلام کا ترجمہ اس طرح ہے۔ ”خبردار! اے اسلام کے نادان! و گمراہ دشمن! تو محمدؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر! اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ جسے لوگ کھو بیٹھے ہیں۔ اور اسے محمدؐ کے روحانی فرزندوں اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کے مددگاروں میں تلاش کر۔ ہاں اے وہ شخص جو محمدؐ کی شان اور آپؐ کے کھلے کھلے نور کا منکر ہے اگرچہ کرامت بے نام و نشان ہے۔ لیکن محمدؐ کے غلاموں میں اس کا مشاہدہ کرلے۔“ لیکن ان نصیحتوں کا اثر بھی لیکھرام پر نہیں پڑا۔

پیشگوئی کے پورے ہونے کے بارہ میں کامل یقین:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت بشارت دی اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے دن کے قریب ہوگا۔“ (کرامات الصادقین)

چنانچہ اس پیشگوئی کے پورے ہونے کے بارہ میں حضورؑ کو اس قدر کامل یقین تھا کہ آپؑ نے اس پیشگوئی کو قبولیتِ دعا کا نشان قرار دیا ہے۔ سر سید احمد خان صاحب کا عقیدہ تھا کہ دعا کچھ چیز نہیں یہ صرف عبادت کے لئے موضوع ہے اور اس کو کسی دنیوی مطالب کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔ اسی طرح سید صاحب کو قبولیتِ دعا پر یقین نہیں تھا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ نے لیکھرام کی پیشگوئی کو قبولیتِ دعا کا نشان قرار دیتے ہوئے سر سید احمد خان صاحب کو اپنے فارسی منظوم کلام میں لکھا ہے۔ فارسی کا ترجمہ یوں ہے۔” اے وہ شخص جو کہتا ہے اگر دعا میں کچھ اثر ہوتا ہے تو وہ کہاں ہے۔ میری طرف آ کہ مَیں تجھے دعا کا اثر سورج کی طرح دکھاؤں گا۔ تو خدا تعالیٰ کی باریک در باریک قدرتوں سے انکار نہ کر اور اگر دعا کا اثر دیکھنا

چاہتا ہے تو آ اور میری دعا کا نتیجہ دیکھ لے جس کے متعلق خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ قبول ہوگئی ہے۔ یعنی لیکھرام کے متعلق میری دعا۔‘‘

قارئین! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے شخص کی ہلاکت کے لئے آپؑ نے دعا کی اور اس دعا کی قبولیت کی بشارت اللہ نے آپؑ کو دی۔ اور خداتعالیٰ پر کامل یقین کا نتیجہ ہی ہے کہ آپؑ اس پیشگوئی کو بار بار شائع فرماتے ہیں اور پھر اس نشان کو پورا ہوتے دیکھنے کے لئے منکرینِ قبولیتِ دعا کو چیلنج کر کے دعوت دیتے ہیں۔ کیا وہ شخص جس کا تعلق خدا سے نہ ہو وہ ایسی جرأت کرسکتا ہے ؟ ہرگز نہیں کرسکتا۔

لیکھرام کی ہلاکت کی علامات:۔ لیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اس پیشگوئی کو معمولی نہ سمجھیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو ایک چیلنج کے طور پر لیا تھا۔ لیکھرام کی ہلاکت اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ کیونکہ لیکھرام گستاخِ رسولؐ تھا۔ اور اسی وجہ سے اس کو متنبہ کیا گیا تھا۔ ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے لیکھرام کی ہلاکت کے متعلق چند علامات بیان کی جاتی ہیں۔

۱) پہلی علامت یہ کہ لیکھرام ایک عبرت ناک عذاب سے جس کا نتیجہ موت ہوگا ہلاک کیا جائے گا۔

۲) دوسری علامت یہ بیان کی گئی کہ یہ عذاب چھ سال کے عرصہ میں پورا ہوگا۔ یعنی ۶ سال میں لیکھرام کی ہلاکت ہوگی۔

۳) اس نشان کا ظہور ایسے وقت میں ہوگا۔ کہ عید کے ساتھ والے دن یہ عذاب نازل ہوگا۔

۴) لیکھرام کی ہلاکت ایک ایسے شخص کے ذریعہ مقدر ہے جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا۔

۵) لیکھرام تیغ برانِ محمد یعنی حضرت محمدؐ کی کھچی ہوئی تلوار کا نشان بن کر کیفرِ کردار کو پہنچے گا یعنی ہلاک ہوگا۔

۶) لیکھرام کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو حضرت موسیٰؑ نے سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے سے کیا تھا یعنی سامری کے بچھڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا تھا اور پھر اسے جلا کر اس کی راکھ دریا میں ڈال دی گئی تھی۔ یہی سلوک اس کے ساتھ ہوگا۔ ان امور سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نشان کے ظہور پر کامل یقین تھا۔

لیکھرام کی عبرت ناک ہلاکت:۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی پر ابھی چار سال ہی گذرے تھے یعنی ۱۸۹۷ء کا سال شروع ہوا۔ اور اسی سال ۵/مارچ/۱۸۹۷ء کو عید الفطر کا دن بھی آرہا تھا۔ جو اس واقعہ کی ایک معین علامت بتائی گئی تھی۔ اس لئے جوں جوں یہ دن نزدیک آرہا تھا لوگوں کی بے چینی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ دوسری طرف لیکھرام خود بھی گھبرا رہا تھا اور اس نے دو تنخواہ دار سپاہی اپنی حفاظت کے لئے اپنے مکان میں تعینات کر لئے تھے۔ جو دن رات اس کی پہرہ داری کیا کرتے تھے۔ اسی کشمکش کے ماحول میں عید الفطر کا دن ۵/مارچ/۱۸۹۷ء گذر گیا۔ اور کسی قسم کا واقعہ پیش نہ آیا۔ لیکن اگلے دن ۶/مارچ کو شام سات بجے لیکھرام مکان کی بالائی منزل پر بیٹھے سوامی دیانند کی سوانح عمری لکھ رہے تھے اور ایک اجنبی شخص جو مسلمان سے آریہ ہونے کے لئے آیا تھا۔ ان کے پاس بیٹھا تھا۔ اس دوران پنڈت لیکھرام تصنیف کے کام سے تھک کر ذرا آرام کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور انگڑائی لی جس پر اس شخص نے ان پر خنجر سے ایسا بھرپور حملہ کیا کہ انتڑیاں باہر نکل آئیں اور لیکھرام کے منہ سے بیل کی طرح نہایت زور کی آواز نکلی جسے سنکر اس کی بیوی اور اس کی والدہ اوپر آئیں۔ لیکن قاتل اس وقت تک غائب ہو چکا تھا۔ چنانچہ لیکھرام کو شہر لاہور کے مشہور ’’میو‘‘ ہسپتال میں علاج کے لئے فوری لے جایا گیا۔ شام کا وقت تھا۔ اس وقت ہسپتال میں محترم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ مرحوم ڈیوٹی پر تھے۔ (جو ان دنوں میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے تھے) لیکن انگریز ڈاکٹر وسرجن پیری موجود نہ تھا۔ اس طرح ڈاکٹر کے آنے میں کافی تاخیر ہو رہی تھی۔ تو لیکھرام نے نہایت افسوس سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ’’ہائے میری قسمت کوئی ڈاکٹر بھی نہیں بوہڑا‘‘ یعنی کوئی ڈاکٹر بھی نہیں آتا۔ اس طرح کافی انتظار کے بعد قریباً نو بجے جناب ڈاکٹر پیری صاحب ہسپتال پہنچ گئے۔ آپریشن سے قبل اس ڈاکٹر نے مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کو کئی مرتبہ جو مرزا صاحب کہہ کر پکارا تو لیکھرام کانپ اٹھے کہ ہائے مرزا نے یہاں بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ قریباً رات کے بارہ بجے انتڑیاں وغیرہ صاف کر کے اور ان کو پیٹ میں صحیح جگہ بٹھا کر ڈاکٹر پیری نے آپریشن کر کے زخم پر سلائی کے ٹانکے لگا دئے۔ اور جب ڈاکٹر ہاتھ دھونے کے لئے گئے تو ٹانکے ازخود یکدم کھل گئے۔ جن کو ڈاکٹر نے بڑی حیرت کے ساتھ دیکھکر دوبارہ سی دیا۔ اس طرح یہ علامت بھی پوری ہوئی کہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ جیسا کہ عجل جسد له خوار کے الفاظ میں اس طرف اشارہ تھا۔

اس وقت پولیس حکام ہسپتال آئے اور پنڈت لیکھرام کا بیان لینا چاہا تو ڈاکٹر پیری نے ان کو روک دیا کہ ابھی حالت نازک ہے اور مریض کو سخت آرام کی ضرورت ہے۔ ورنہ جان کے جانے کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ لیکن ہر انسانی کوشش کے باوجود رات کے آخری حصہ یعنی صبح چار بجے کے قریب لیکھرام تڑپ تڑپ کر موت کا لقمہ بن گیا۔ اور خدائی قہر کا نشان ٹھہرا۔

وہ پیشگوئی جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زبانی ظاہر کی تھی، اپنی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور اسلام و بانی اسلام کا دشمن عبرت ناک موت کا شکار ہوا۔ الہام کے مطابق چھ سال کے اندر ہی وہ مر گیا۔ عید کے دن کے دوسرے دن ہی اس کی ہلاکت ہوئی اس طرح مؤمنوں کو دو عید کی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ اور وہ تمام علامات جو اس کے متعلق بتائی گئی تھیں۔ ان ہی علامات کے مطابق لیکھرام کی ہلاکت ہوئی۔ اور قاتل کا پتہ نہ ملنا ثابت کرتا ہے کہ یہ قتل صرف اور صرف خدائی انتظامات کے ساتھ ہوا تھا۔ اور خدا نے ہی اپنی وحدت کا ثبوت دیتے ہوئے جھوٹے الہامات شائع کرنے والے پنڈت لیکھرام کو ہلاک کیا۔

چنانچہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو ملک کے طول و عرض میں شور برپا ہوگیا۔ پنڈت لیکھرام چونکہ آریہ قوم کا مشہور لیڈر مانا جاتا تھا۔ اس لئے ہندو اخبارات میں یہ واقعہ کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سازش قرار دیا گیا۔ آپؑ کو قتل کی دھمکیوں کے ساتھ گمنام خطوط لکھے جانے لگے۔ اور خفیہ انجمنوں میں نہ صرف قاتل کی نشاندہی کرنے کے لئے بڑے بڑے انعامات کا اعلان کیا گیا بلکہ حضرت اقدس علیہ السلام کو بھی قتل کرنے والے کے لئے بھی انعامات مقرر کئے گئے۔ باوجود مسلسل کوششوں کے قاتل کا کوئی سراغ نہ ملا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت تو خود اللہ تعالیٰ کر رہا تھا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود آپؑ کو بذریعہ الہام یہ بتا دیا تھا’’ واللّٰه يعصمك من الناس ‘‘ یعنی اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے بچائے گا۔ اور اللہ نے ایسا ہی اپنے وعدہ کے مطابق آپؑ کی حفاظت کی۔

لیکھرام کے قتل کے بعد کے حالات:۔ پنڈت لیکھرام صاحب دراصل آریہ قوم کے مشہور لیڈر تھے۔ اور حضرت اقدسؑ کی پیشگوئی کا بھی گھر گھر چرچا تھا۔ جب ہندوؤں کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی تو انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ آپؑ کے خلاف اقدامِ قتل کا مقدمہ چلایا جائے۔ چنانچہ گورنمنٹ کے مشہور اور ماہرِ سراغرساں اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئے۔ لاہور اور امرتسر کے معزز مسلمانوں کی تلاشیاں لی گئیں۔ ۸/اپریل/۱۸۹۷ء کو مسٹر لیمار چنڈ ایس. پی. گورداس پور اور میاں محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر متعینہ بٹالہ نے پولیس کی ایک مختصر سی جماعت کے ساتھ آپؑ کے گھر کی تلاشی بھی لی لیکن ان کو کوئی سراغ نہ ملا اور انہوں نے گورنمنٹ کو یہ رپورٹ دی کہ اس قتل کی سازش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپؑ کی جماعت کے افراد کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس طرح ہندوؤں کے الزامات غلط ثابت ہوئے۔ اور ان کو اس امر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ لیکن پھر بھی آریہ قوم آپؑ کو اس قتل کا ذمہ دار سمجھ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اُن پر اتمامِ حجت کرنا ضروری سمجھا۔

آپؑ کو سازشِ قتل میں شریک سمجھنے والے کو ایک نیک صلاح:۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اِن حالات کو مدنظر رکھ کر **’’ لیکھرام کی موت کے متعلق آریوں کے خیالات ‘‘** کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں آپؑ نے بڑی وضاحت سے لکھا کہ ’’ اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہوسکتا اور وہ مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے ۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے سارے قصہ کا فیصلہ ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے کہ جس کے الفاظ یہ ہوں کہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص (یعنی حضرت اقدسؑ ۔ ناقل) سازشِ قتل میں شریک ہے۔ یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تو اے قادر خدا ! ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہوسکے۔ پس اگر یہ شخص (یعنی قسم کھانے والا) ایک برس تک میری بد دعا سے بچ گیا تو مَیں مجرم ہوں اور اسی سزا کے لائق جو کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شہادت سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔‘‘

(اشتہار مورخہ ۱۵/مارچ/۱۸۹۷ء)

لالہ گنگابشن کی جسارت پھر خاموشی:۔ جس وقت حضرت اقدسؑ نے مندرجہ بالا اشتہار شائع فرمایا تو کوئی بھی بڑے بڑے ہندو لیڈران میں سے سامنے آنے کی جرأت نہ کرسکا، لیکن لالہ گنگابشن نام کے ایک شخص نے حضورؑ کی خدمت میں لکھا کہ وہ قسم کھانے کو تیار ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے مندرجہ ذیل تین شرائط بھی حضورؑ کے سامنے رکھ دیں۔

اول: اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہو تو (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت اقدس کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ **دوؤم:** یہ کہ ان کے لئے (یعنی لالہ گنگابشن کے لئے) دس ہزار روپیہ گورنمنٹ میں جمع کرایا جائے۔ یا پھر ایسے بنک میں جس میں ان کی تسلی ہوسکے۔ اور وہ بد دعا سے نہ مریں تو وہ روپیہ ان کو مل جائے۔ **سوؤم:** یہ کہ جب وہ قادیان میں قسم کھانے کے لئے آویں تو اس بات کا ذمہ لیا جاوے کہ وہ لیکھرام کی طرح قتل نہ کئے جائیں۔

سیدنا حضرت اقدسؑ نے لالہ گنگابشن کی پیش کردہ تینوں شرائط کو قبول فرما لیا اور جواباً لکھا کہ ان کو اِن اِن الفاظ میں قسم کھانی ہوگی۔ قسم بھی قادیان آکر کھانی ہوگی۔ اس کے بعد اس کو کسی مشہور اخبار میں شائع کروانا ہوگا۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

’’ آپ کی درخواست کے موافق مجھ پر واجب ہوگا کہ مَیں دس ہزار روپیہ آپ کے لئے جمع کرادوں اور میری درخواست کے موافق آپ پر واجب ہوگا کہ آپ

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

ملکی رپورٹیں

ممبئی میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۴ر جنوری ۲۰۱۰ کو بعد نماز عصر مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم پرویز احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ''دعوت الی اللہ کی اہمیت و برکات''، مکرم عبد القادر صاحب منیار سیکرٹری امور عامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ اور خاکسار نے بعنوان ''دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' تقریر کی۔ دوران جلسہ مکرم مبین خان صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ جلسہ میں مرد و زن اور بچوں نے بکثرت شرکت کی۔ اس موقع پر مکرم سیکرٹری صاحب دعوت الیٰ اللہ نے مرکز سے آمدہ فارم داعی الی اللہ بھی افراد جماعت سے پر کروایا۔ (شیخ اسحاق۔ سرکل انچارج ممبئی)

جمشید پور کے دس روزہ بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

۲۸ جنوری کو جمشید پور میں گائتری خاندان کی جانب سے سلسی بھون کے وسیع ہال میں بک فیئر لگایا گیا جس میں جماعت احمدیہ جمشید پور نے شاندار بک اسٹال لگایا۔ بک اسٹال میں بارہ ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئی خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی، قرآن مجید کا ہندی ترجمہ، سیرت حضرت مسیح موعود، ہندی۔ سیرت سیرت محمد ﷺ ہندی۔ مذہب کے نام پر خون ہندی۔ Revelation Retionality, Jessus in India وغیرہ فروخت ہوئیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کو لوگوں نے ذوق کے ساتھ حاصل کیا۔ پندرہ ہزار سے زائد لوگوں کو حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور کثرت کے ساتھ ہندی و انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اخبار دینک جاگرن۔ پربھات خبر۔ ہندوستان میں احمدیہ بک سٹال کی خوب تشہیر ہوئی۔ علاوہ ازیں لوکل ٹی وی چینل News II Jharkhand Bihar میں بھی خبر نشر ہوئی۔ ہمارے بل اسٹال پر تشریف لانے والے معزز شخصیات کو جماعتی کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ اس دس روزہ بک اسٹال میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم زونل امیر صاحب و سرکل انچارج صاحب کے علاوہ مبلغین و معلمین کرام نے بھرپور تعاون کیا۔ نیز مفوضہ ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ آخری روز مکرم سید معین الحق سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (نائک محمد صوبائی قائد جھارکھنڈ)

چودہ کلاٹ ضلع کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) میں
جماعت احمدیہ اڑیسہ کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ

مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج نور ہاسپٹل قادیان جو اڑیسہ میں مع ادویات تشریف لائے تھے نے مورخہ ۳ فروری کو بمقام چورہ کلاٹ صبح ۷ بجے تا ۱۱ بجے دوپہر میڈیکل کیمپ لگایا۔ اس موقع پر بلا امتیاز مذہب و ملت غریب افراد کا مفت علاج کیا گیا جس سے یک صد تیس سے زائد مریضوں نے استفادہ کیا۔ اس میڈیکل کیمپ کا عوام الناس پر بہت اچھا اثر رہا اور سبھی نے اسے بار بار لگانے کا اصرار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میڈیکل کیمپ کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور جن مریضوں کا علاج ہوا ہے انہیں اپنے فضل سے شفاء بخشے۔ آمین۔

اس کیمپ میں مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب کے ساتھ مکرم شیخ اصرار احمد صاحب اور مکرم نیاز احمد صاحب نے معاونت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر جزاء عطا فرمائے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر احسن رنگ میں ایسی خدمات کی توفیق بخشے آمین۔ (سید طاہر احمد صاحب کلیم۔ زونل امیر کٹک زون اڑیسہ)

اترا کھنڈ میں ایک روزہ تربیتی کیمپ

۷ر فروری کو صوبہ اترا کھنڈ میں ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ جس میں پورے صوبہ سے آئے ہوئے ۹۰ افراد نے شرکت کی۔ احمدی احباب کے علاو کچھ غیر از جماعت دوست اس اجلاس میں شامل ہوئے۔ صبح سے ہی دور دراز سے مہمان آنے شروع ہوگئے۔ سب کی ضیافت کا انتظام تھا۔ اس سلسلہ میں اجلاس ٹھیک گیارہ بجے زیر صدارت مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ قادیان نمائندہ تعلیم القرآن منعقد ہوا۔ صدارتی نشست کے ساتھ مہمان خصوصی مکرم طاہر احمد طارق صاحب مبلغ انچارج ہریانہ مکرم مسلم احمد صاحب صدر جماعت دہرہ دون خاکسار و مکرم اطہر نقوی صاحب ایڈووکیٹ بھی رونق افروز ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید مکرم افضال احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی اور آیات کا ترجمہ بھی سنایا۔ مکرم برکات اللہ صاحب معلم سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''جمال حسن و قرآن نور جان ہر مسلمان ہے'' پڑھ کر سنایا۔ مکرم مبارک احمد صاحب ڈار مبلغ سلسلہ نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کی۔ خاکسار نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم طاہر طارق صاحب مبلغ انچارج ہریانہ نے نماز کی اہمیت و برکات پر موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بعدہ لجنہ و ناصرات کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت مکرم امۃ القدوس صاحبہ منعقد ہوا۔ عزیزہ ثنا و رمنر صاحبہ کی تلاوت اور مکرم پروین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی نمائندہ تعلیم القرآن و خاکسار نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ چار بجے خدام و اطفال کا اجلاس۔ زیر صدارت مکرم طاہر طارق احمد صاحب مبلغ انچارج ہریانہ منعقد ہوا۔ عزیز محمد قاسم کی تلاوت اور محمود الحسن کی نظم خوانی کے بعد مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی نے ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'' موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد محفل وال و جواب منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اس تربیتی کیمپ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (منیر احمد خان مبلغ انچارج اترا کھنڈ)

دہرہ دون (اترا کھنڈ) میں تقریب آمین

۷ فروری کو احمدیہ مسلم مشن دہرہ دون میں تقریب بسم اللہ و آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ۱۶ بچوں اور بڑوں نے حصہ لیا۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب نمائندہ تعلیم القرآن و مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج ہریانہ نے باری باری بچوں سے قرآن مجید سنا۔ بعدہ مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی نے تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ (مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ دہرہ دون)

علاقہ ورنگل زورن آندھرا میں تربیتی مجالس

☆......مورخہ ۴ر فروری کو محترم سیٹھ وسیم احمد صاحب زونل امیر علاقہ ورنگل آندھرا سرکل ہیڈ کوارٹر ہمکنڈہ پہنچے۔ احباب سے ملاقات کے بعد دفتری کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔

☆......مورخہ ۵ر فروری کو ضلع کھمم کے جماعت احمدیہ چنور میں پہنچے، محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد جماعتی وفد کے ساتھ چنور جماعت میں پہنچے۔ نماز جمعہ محترم نائب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے پڑھائی بعدہ ضلع کھمم کی نومبائعین جماعتوں جماعت کپلہ بندھم۔ بلوپاڑہ۔ کوتھا وینکٹا گری۔ کپتان بنجرہ کی مسجد کی جگہ کا معائنہ و جائزہ لیا ان کے علاوہ ترقیاتی و تربیتی اُمور پر مختلف ہدایات سے نوازا۔

☆......مورخہ ۶ فروری کو علاقہ ورنگل کے پالاکرتی زون کی جماعتوں نانچاڑی مڑور۔ کاٹراپلی۔ کنڈورکا تربیتی دورہ کیا۔ نماز ظہر و عصر زیر صدارت محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم و محترم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظران اصلاح و ارشاد و محترم سیٹھ وسیم احمد صاحب زونل امیر علاقہ ورنگل میٹنگ ہوئی جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے تمام صدر صاحبان و قائدین و معلمین و مبلغین کرام اور زعماء انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے مختلف تربیتی اُمور پر تفصیلی و جامع نصائح کیں۔ نیز تمام معلمین سے الگ الگ کرکے جماعت وار تفصیلی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ آخر میں محترم سیٹھ وسیم احمد صاحب زونل امیر علاقہ ورنگل نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس میٹنگ کو برخاست کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس میٹنگ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو کما حقہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملتی رہے۔

(ایم اے جعفر جان، زونل انچارج ورنگل)

وڈمان میں جلسہ سیرت النبیؐ اور تربیتی اجلاس

۲۵ جنوری کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ وڈمان نے جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت مکرم مبشر الدین صاحب زعیم انصار اللہ منعقد کیا۔ تلاوت و ترجمہ عزیز زبیر احمد صاحب نے پیش کیا۔ نظم عزیزم محمد رحیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے پیش کی۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم توکل علی اللہ پر تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ۲۶ر فروری کو بعد نماز مغرب ماہانہ تربیتی اجلاس مکرم محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزم زبیر احمد کی تلاوت اور محمد رحیم احمد کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے قیام الصلوٰۃ کے بارے میں تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ مورخہ ۲۴ جنوری کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی اجتماعی تلاوت کے بعد زیر تعمیر لجنہ ہال کیلئے وقار عمل کیا گیا۔ (ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ وڈمان)

''ارض ربوہ''
چاند ستاروں کی زمین

جب بھی ربوہ میں میرا خدا لایا ہے — بخدا میں نے یہاں دل کا سکوں پایا ہے
شہر ربوہ ہے فقط چاند ستاروں کی زمیں — ان کے انوار نے ہی ربوہ کو چمکایا ہے
میرے محمودؔ کی بستی ہے یہ ربوہ کی زمیں — ارضِ ربوہ پہ میرے رب کا سدا سایہ ہے
اس کو حاصل ہیں خلافت کی دعائیں ہر دم — یہ دعائیں ہیں جو ہم سب کا ہی سرمایہ ہے
شہر ربوہ کے کئی نام عدُو نے بدلے — پھر بھی سب دُنیا میں وہ ربوہ ہی کہلایا ہے
جو بھی فرعون اُٹھے اس کو مٹانے کیلئے — ان کو خود مٹتے ہوئے مولیٰ نے دکھلایا ہے
پھیلتا جاتا ہے ربوہ تو زمانے بھر میں — پھر بھی دُشمن کو ابھی ہوش کہاں آیا ہے
یہ سچائی ہے، کبھی غور بھی اس پر کر لو — یہ ہے پیغام وہی جو مولیٰ نے بھجوایا ہے

پیارے مہدی کی خلافت کا ہے مرکز ''ربوہ''
تیرے مومن نے بھی سب فیض یہاں پایا ہے

(خواجہ عبد المومن اوسلو۔ ناروے)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20314: مَیں زاہدہ بیگم زوجہ مکرم بھاگ محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈنگوہ ڈاکخانہ ڈنگوہ پورہ ضلع اُونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دوعدد بالیاں سونے کی قیمت 2000 ایک ناک کا پھول قیمت 500 کل -/2500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ --/360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بھاگ محمد الامۃ: زاہدہ بیگم گواہ : محمد نذیر مبشر

وصیت نمبر20315: مَیں شیخ منظور احمد ولد مکرم شیخ مبین احمد قوم احمدی پیشہ ٹیچر عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ کورسونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مختار احمد العبد: شیخ منظور احمد گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20316: مَیں راشدہ سلطانہ زوجہ مکرم شیخ نصیر احمد قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ کوداسونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.2.98 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند 10 ہزار۔ طلائی زیورات میں ایک جوڑی کان کے پھول، ایک عدد ناک کی چونگی۔ قیمت 2500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ --/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیخ نصیر احمد الامۃ: راشدہ سلطانہ گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20317: مَیں شیخ محمد یونس ولد مکرم شیخ محمد یوسف قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: آدھ کونٹھ زمین قیمت 10 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ --/1600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیخ مختار احمد العبد: شیخ محمد یونس گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20318: مَیں حلیمہ خاتون زوجہ مکرم شیخ محمد یونس قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی پورہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند -/15500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ --/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد یونس الامۃ: حلیمہ خاتون گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20319: مَیں شرافت احمد خان ولد مکرم ظفر اللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع کھردھا صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/3814 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انصار علی خان معلم العبد: شرافت احمد خان گواہ : محمد عزیز خان

وصیت نمبر20320: مَیں رفیق احمد خان ڈرائیور ولد مکرم خلیل احمد خان مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع کھردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انصار علی خان معلم العبد: رفیق احمد خان گواہ : محمد عزیز خان معلم

وصیت نمبر20321: مَیں خضر حیات خان ولد مکرم غنی اللہ خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع کھردھا صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/3814 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد خان العبد: خضر حیات خان گواہ : انصار علی خان

وصیت نمبر20322: مَیں ربیع الحق ولد مکرم امیر الحق قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن شیشہ باڑ ڈاکخانہ خگین ہاٹ فلاکاٹا ضلع جل پائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/3516 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظہر الحق العبد: ربیع الحق معلم گواہ : انصار علی خان

وصیت نمبر20323: مَیں مظہر الحق ولد مکرم رشید علی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن سکونی بالا، ڈاکخانہ ایس ڈی کوٹھی ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3614 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ربیع الحق العبد: مظہر الحق گواہ : خضر حیات خان

وصیت نمبر20324: مَیں شیخ رفیق احمد ولد مکرم بڑے میاں صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن مڈتن پلی ڈاکخانہ لنکھم پلی ضلع نلگونڈا صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/3416 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جاوید اقبال العبد: شیخ رفیق احمد گواہ : عقیل احمد سہارنپور

وصیت نمبر20325: مَیں جاوید اقبال ولد مکرم عبدالقدیر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن دیہری ریلوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ --/3416 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عقیل احمد سہارنپوری العبد: جاوید اقبال گواہ : شیخ رفیق احمد

وصیت نمبر20326: مَیں غلام نبی خان ولد مکرم رمضانی خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن مفتی دیئی پور ڈاکخانہ ارکھ پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/3416 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : انصار علی خان العبد: غلام نبی خان گواہ : رفیق احمد خان

وصیت نمبر20327: مَیں عرفت اللہ ولد مکرم عظمت اللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ......- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عقیل احمد سہارنپوری العبد: عرفت اللہ گواہ : انصار علی خان

وصیت نمبر20328: مَیں محمد یونس ملک ولد مکرم عبدالغنی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ دمحال حاجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3416 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انصار علی خان العبد: محمد یونس ملک گواہ : عقیل احمد سہارنپوری

وصیت نمبر20329: مَیں اقبال شہاب الدین ولد مکرم شہاب الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر28 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن گمٹی وستی ڈاکخانہ شیلگی ضلع شولاپور صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ --/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 11.4.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عقیل احمد سہارنپوری العبد: اقبال شہاب الدین شیخ گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر20330: مَیں رحیمہ سلیم زوجہ مکرم محمد سلیم ایم سی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ پچھلام ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.7.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: طلائی زیورات میں کنگن۔ ہار کنگن۔ جھمکا وغیرہ 112 گرام قیمت -/84000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم الامۃ: رحیمہ سلیم گواہ: ایم ناصر احمد

وصیت نمبر20331: مَیں زبیدہ عمر زوجہ مکرم محمد عمر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر68 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دس سینٹ زمین مع گھر قیمت 50 لاکھ روپے۔ طلائی زیورات میں کنگن، ہار، جھمکا۔ انگوٹھی وغیرہ 56 گرام قیمت 42 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از...... ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم سی محمد سلیم الامۃ: زبیدہ عمر گواہ: ایم ناصر احمد

وصیت نمبر20332: مَیں کے عبدالناظر ولد مکرم کے عبدالعزیز قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.8.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ابھی تک خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی ایم وسیم احمد العبد: کے عبدالناظر گواہ: این شفیق احمد

وصیت نمبر20333: مَیں حبیب احمد شیخ ولد مکرم نصیر احمد شیخ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یونس احمد العبد: حبیب احمد گواہ: چوہدری عبدالعزیز اختر

وصیت نمبر20334: مَیں ایس وی عبدالمومن ولد مکرم عبدالسلام قوم احمدی پیشہ منیجر عمر43 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کمور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 16.5 سینٹ زمین واقع بیوی روڈ قیمت -/6,60,000 روپے۔ ساڑھے چوبیس سینٹ زمین واقع ریلوے سٹیشن کے پیچھے۔ قیمت -/4,41,000 روپے۔ 40 سینٹ زمین واقع ماڈائی پنچایت قیمت -/459000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از منیجری ماہانہ -/6000 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام سی جی العبد: عبدالمومن ایس وی گواہ: اجیت کے

وصیت نمبر20335: مَیں منصورہ زوجہ شمس الدین ایس وی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر43 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات سونا ۲۲ کیرٹ وزن 200 گرام قیمت -/175000 روپے۔ زمین 13.5 سینٹ مع رہائشی گھر واقع بیوی روڈ قیمت 20 لاکھ روپے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/50 درھم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی ہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین ایس وی الامۃ: منصورہ گواہ: علی کنجو

وصیت نمبر20336: مَیں نذیرہ عبدالرحمٰن بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر19 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات سونا ہار کنگن وغیرہ 30 گرام قیمت -/90000 روپے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے پی وی افضال الامۃ: نزیرہ عبدالرحمٰن گواہ: جمیل احمد

وصیت نمبر20337: مَیں نسیم احمد ایم ولد مکرم ایم سی محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر41 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیا تھور ڈاکخانہ کوڈیا تھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 14 یونٹ زمین اور رہائشی مکان واقع کوڈیا تھور قیمت 15 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر پی پی العبد: نصیر احمد گواہ: عبدالغفور

وصیت نمبر20338: مَیں ناصر صدیق ولد مکرم صدیق قوم احمدی پیشہ ڈرائیور عمر33 سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن اولویکوڈ ڈاکخانہ اولواکوڈ ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1430 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد العبد: ناصر صدیق گواہ: عبدالرحیم

وصیت نمبر20339: مَیں کنہا عبداللہ ٹی ولد مکرم ایم کے عبدالرحیم قوم احمدی پیشہ ڈرائیور عمر32 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن کاریولور ڈاکخانہ کاریولور ضلع کامور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: س وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1800 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر پی پی العبد: ٹی کنا عبداللہ گواہ: عبدالغفور۔u

وصیت نمبر20340: مَیں ایم آئی مظفر احمد ولد مکرم محمد ابراہیم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولون ڈاکخانہ کرولون ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8000 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: امزال احمد العبد: ایم آئی مظفر احمد گواہ: ناظر احمد

وصیت نمبر20341: مَیں محمد انور ولد مکرم محمود صاحب محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4500 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی پی سفیر احمد العبد: محمد انور گواہ: اعجاز الحق

وصیت نمبر20342: مَیں الطاف حسین ولد مکرم محمد کویا قوم احمدی پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1991ء ساکن کیلائی ڈاکخانہ کیلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1100 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی پی سفیر العبد: الطاف حسین گواہ: اعجاز الحق

وصیت نمبر20343: مَیں نشاط ایم سی ولد مکرم محمد وی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1500 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سفیر پی پی العبد: نشاط ایم سی گواہ: عبدالغفور

وصیت نمبر20344: مَیں عمر شریف ساحل ولد مکرم آر ایم علیم اللہ شریف صاحب قوم احمدی پیشہ براڈکاسٹر عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن پلاٹ نمبر 7 ڈاکخانہ کریسٹوک چونک ضلع ہنگر لین صوبہ لندن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم مئی 2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن

احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 676 پونڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک اشفاق احمد العبد: عمر شریف ساحل گواہ : سید عقیل شاہد

وصیت نمبر20345: مَیں حفیظہ بیگم زوجہ مکرم محمد عرض الدین شیخ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن یتعان گاچہ ڈاکخانہ لعبدرلیا ضلع ندیا صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر بذمہ خاوند -/2500 روپے۔ کان کی بالی اڑھائی گرام قیمت 2500 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عرض الدین شیخ الامۃ: حفیظہ بیگم گواہ : محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر20346: مَیں نرگیسہ بیگم زوجہ مکرم لیاقت علی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن کادی پور ڈاکخانہ سابن داح ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : لیاقت علی الامۃ: نرگیسہ بیگم گواہ : محمد جبل الدین شیخ

وصیت نمبر20347: مَیں فوزیہ بی بی زوجہ مکرم نجیب الحق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کولن کاشی پور ڈاکخانہ کولن اودھا کشاپور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.12.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونا کان کی بالی تین گرام قیمت 3500 روپے۔ حق مہر یہ زیور بنایا گیا تھا۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : لیاقت علی الامۃ: فوزیہ بی بی گواہ : محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر20348: مَیں الیفہ بیگم زوجہ مکرم عبدالاحد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 2009ء ساکن جن دھگی ڈاکخانہ تنائی بیڈول ضلع مرشید آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.6.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: میری زرعی زمین 33 ڈسمل ہے قیمت -/60,000 روپے۔ ایک جوڑہ کان کا نام کا پھول۔ گلے کا ہار۔ ایک انگوٹھی۔ وغیرہ کل ساڑھے چوبیس گرام قیمت -/28000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد جیل الدین شیخ الامۃ: الیفہ بیگم گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر20349: مَیں زینب بی بی زوجہ مکرم مفصل حق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن فرید پور ڈاکخانہ فرید پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 13 ڈسمل زمین جس کی قیمت 20 ہزار روپے ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر الامۃ: زینب بی بی گواہ : مفصل حق

وصیت نمبر20350: مَیں منصورہ بی بی زوجہ مکرم عاصم الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن راج کھنڈ ڈاکخانہ مہرل انت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک جوڑی بالیاں تین گرام قیمت -/3500 روپے۔ حق مہر -/1000 روپے۔ بذمہ خاوند، میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سلطان احمد ظفر الامۃ: منصورہ بی بی گواہ : محمد علی

وصیت نمبر20351: مَیں ارمیلہ بی بی زوجہ مکرم فراہم احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن شنکر پور ڈاکخانہ شنکر پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : فراہم احمد الامۃ: ارمیلہ بی بی گواہ : لیاقت علی

وصیت نمبر20352: مَیں مسعودہ بی بی زوجہ مکرم عبدالکبیر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 92 ساکن گورائی پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور مدھ پاڑا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالیاں اڑھائی تولہ قیمت 2500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند 1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد جیل الدین شیخ الامۃ: مسعودہ بی بی گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر20353: مَیں فردوسی بی بی زوجہ ابوالکلام قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ بیعت 99ء ساکن فقیر آباد ڈاکخانہ پار رگھوناتھ پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالی تین گرام قیمت 3400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : لیاقت علی الامۃ: فردوسی بی بی گواہ : محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر20354: مَیں سیرہ بی بی زوجہ مکرم محمد الہ دین شیخ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت 99 ساکن کشیب پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 49 ڈسمل زمین قیمت 75000 روپے حق مہر 5000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد جیل الدین الامۃ: سیرہ بی بی گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر20355: مَیں حاتم شیخ ولد مکرم اولاد شیخ مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 87 ساکن گونانند وڈاکخانہ گونانند و بھاٹی ضلع ناصر آباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 6 ڈسمل زمین ذاتی 9 ڈسمل والد صاحب کی جائیداد میں حصہ ہے مکان تین ڈسمل پر ہے جس میں چار بہن بھائی حصہ دار ہیں۔ اس وقت میرے پاس چھ ڈسمل زمین ہے جس کی قیمت 60 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سلیم العبد: حاتم شیخ گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر20356: مَیں مزملہ بیگم زوجہ عبدالقدوس قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1980ء ساکن جے پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے نگر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: لاکٹ قیمت 18955۔ انگوٹھی۔ 7691 رنگ 3645 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شریف احمد فاروقی الامۃ: مزملہ بیگم گواہ : میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر20357: مَیں شریف احمد فاروقی ولد مکرم عبدالقدوس فاروقی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن جے پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.7.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: چھ مرلہ ذاتی زمین جس پر مکان بنا ہوا ہے۔ زمین قادیان میں شاملاٹ کی ہے۔ قیمت -/8000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عبدالرب العبد: شریف احمد فاروقی گواہ : میر عبدالحفیظ

وصیت نمبر20358: مَیں نیلم کوثر زوجہ مکرم عبدالرّب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن جے پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور، صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونے کی انگوٹھی۔ نیکلیس۔ لوکیٹ۔ کان کی بالی مالیت مبلغ -/86502 روپے اور چاندی کے پازیب۔ ہاتھ کا پھول وغیرہ 10868 روپے۔ قیمت 86502 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرب فاروقی الامۃ: نیلم کوثر گواہ : میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر20359: مَیں طاہر احمد ظہیر ولد مکرم وسیم احمد صاحب فاروقی قوم احمدی پیشہ پروفیسری عمر 30 سال پیدائشی

احمدی ساکن کریم منزل، ڈاکخانہ جلال منشی ضلع جے پورصوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.7.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پروفیسری ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :امجد لطیف　　العبد: طاہر احمد ظہیر　　گواہ : میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 20360: مَیں سعدیہ امجد زوجہ امجد لطیف قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن دیپک مارگ ڈاکخانہ ایم ڈی روڈ ضلع جے پورصوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالی 30 گرام، ہار 40 گرام۔ مانگ کا ٹیکا 21 گرام۔ انگوٹھی ۲ عدد 10 گرام۔ کان کا ٹوپس 3 گرام کل قیمت : -/98000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ :امجد لطیف　　الامۃ: سعدیہ امجد　　گواہ : میر عبدالحفیظ

وصیت نمبر 20361: مَیں مقبول حسین ولد مکرم عبدالباسط قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: مقبول حسین　　گواہ : سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر 20362: مَیں عبدالسلام احمد ولد مکرم محمد عزیز الحق قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: عبدالسلام احمد　　گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر 20363: مَیں مرزا نازیہ تبسم بنت مکرم ڈاکٹر مرزا محمد اقبال قوم احمدی پیشہ خانہ دار یعمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات وغیرہ کل وزن 89.540 قیمت -/116402 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کلیم احمد ناصر　　الامۃ: مرزا نازیہ تبسم　　گواہ : مرزا محمد اقبال

وصیت نمبر 20364: مَیں طیب احمد خان ولد مکرم نزیر احمد خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4195 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: طیب احمد خان　　گواہ : شرافت احمد

وصیت نمبر 20365: مَیں غلام حیدر خان ولد مکرم غلام محمد خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیاپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک مکان موضع پنکال جس کی زمین خاکسار کی اہلیہ کے نام ہے اس پر مکان تعمیر کروایا گیا ہے جس پر دو لاکھ روپے خرچ ہوا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ : فرزان احمد خان　　العبد: غلام حیدر خان　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر 20366: مَیں محمد رحمۃ اللہ ولد مکرم محمد رشید قوم احمدی پیشہ ملامت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹکریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 16 گونٹھ زمین قیمت نوے ہزار۔ اس پر ایک گھر بھی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5154 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رئیس الدین احمد خان　　العبد: محمد رحمت اللہ معلم　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر 20368: مَیں داؤد احمد ولد مکرم شریف احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: دادواحمد معلم　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر 20369: مَیں کمال الدین خان ولد مکرم شفیق الدین خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگر باگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 20 گونٹھ زمین پر آم کا باغ جس کے 35 حصہ دار ہیں اب ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: کمال الدین خان　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر 20370: مَیں عثمان خان ولد مکرم سبحان خان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4307 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: عثمان خان　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر 20371: مَیں محمد شبیر مبشر ولد مکرم محمد شریف صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4124 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وسیم احمد ماجد　　العبد: محمد شبیر مبشر　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر 20372: مَیں محمد ہارون ولد مکرم دین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: س وقت میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عالم　　العبد: محمد ہارون　　گواہ : یٰسین سروہا

وصیت نمبر 20373: مَیں محمد نورالدین ولد مکرم نظام الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سرور احمد خان　　العبد: محمد نورالدین　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر 20374: مَیں اسلام الدین شاغل ولد مکرم محمد ہارون خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سرور احمد خان　　العبد: اسلام الدین شاغل　　گواہ : ارشد مجید

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی کلاس، جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد

ضلع گروس گیرائو کے کمشنر اور مقامی پارلیمانی ممبر اور شہر کے میئر کا ایڈریس

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA سٹوڈیو تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ایک پروگرام تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم باسل احمد بھٹی نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم منیب احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں افتخار احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ مع ترجمہ پیش کی۔

"حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا"۔

اس کے بعد عزیزم ارسلان احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "رسالہ الوصیت" سے قدرت ثانیہ کے مضمون پر مشتمل اقتباس پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم کمال احمد نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

پیش کیا۔

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ" کے عنوان پر بلال اکبر چوہدری صاحب نے تقریر پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلال اکبر صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ تقریر کس نے تیار کی ہے۔ بلال صاحب نے بتایا کہ والد محترم چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب نے فرانس سے تیار کر کے بھجوائی ہے۔ حضور نے فرمایا یہاں جامعہ سے جانے والی ایک رپورٹ میں ذکر تھا کہ طلباء کو یہ ٹریننگ دی جا رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انڈیکس دیکھ کر اور حوالے نکال کر اپنے مضامین اور تقاریر لکھا کریں۔ طلباء کو ٹریننگ دیں اور ان سے مختلف عناوین پر مضامین لکھوائیں ۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر مضامین لکھوائیں۔

اردو زبان سکھانے والے انچارج استاد نے بتایا کہ طلباء سے مضامین لکھوائے جاتے ہیں اور انہیں ٹریننگ دی جارہی ہے۔ اچھا لکھنے والوں کو انعام بھی دیا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انعام دینے کے لئے اپنی ذات پر بوجھ نہ ڈالا کریں۔ پرنسپل صاحب سے لیا کریں۔

بعدازاں "خلافت کی اہمیت و برکات" کے عنوان پر سلمان احمد صاحب نے تقریر کی۔ سلمان احمد صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ یہ تقریر اردو زبان کے استاد نے تیار کر کے دی ہے۔

آخر پر طلباء کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں ترانہ پیش کیا جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں ؎

گلشن میں شور ہے بپا تازہ بہار کا
موسم پھر آ گیا ہے نئے قول و قرار کا
آیا ہے بادشاہ سریرِ مسیح پر
بن کر نشان قدرت پروردگار کا
پہنائی اس نے تجھ کو خلافت کی یہ عبا
ہم سب تیرے غلام ، تو محبوب یار کا
جو حکم ہو وہ نذر گزاروں مَیں سیدی
اپنا تو کچھ نہیں ہے تیرے جان نثار کا

یہ ترانہ پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اساتذہ کرام سے باری باری دریافت فرمایا کہ وہ کیا پڑھاتے ہیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کے تمام طلباء سے باری باری ان کا تعارف حاصل کیا کہ پاکستان سے کس علاقہ سے ہیں ۔والد کا نام کیا ہے۔ باہر کے ملک آئے ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔ نیز حضور انور نے طلباء سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ان کا کوئی عزیز ہے جس پر بعض طلباء نے بتایا کہ فلاں فلاں طلباء ان کے عزیز ہیں۔

اس تعارف کے بعد درجہ ممہدہ ، درجہ اولیٰ اور اساتذہ کرام نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس طرح یہ کلاس سوا سات بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعدازاں MTA جرمنی کے کارکنان نے اجتماعی طور پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے کچھ وقت کے لئے "بیت السبوح" کے کچن میں تشریف لے گئے اور کچن کا معائنہ فرمایا۔ کچن کے کارکنان نے حضور انور کے ساتھ گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد بیت السبوح" میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

15 / دسمبر 2009ء بروز منگل:

صبح سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد بیت السبوح" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق Riedstadat شہر میں "جامعہ احمدیہ جرمنی" کی عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔

Riedstadat شہر ایک تاریخی شہر ہے۔ اس کی آبادی 25 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہ ضلع Gros Gerau میں رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے اس کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985ء میں ہوا جب بعض احمدی خاندان یہاں آباد ہوئے ۔ ستمبر 1987ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو "مسجد بیت العزیز" کی تعمیر کی توفیق ملی ۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 / اگست 2004ء کو فرمایا۔

گیارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہری Riedstadat کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 'مسجد بیت العزیز' Riedstadat تشریف آوری ہوئی جہاں طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی اور مقامی جماعتوں کے احباب جماعت مرد و خواتین نے ایک بڑی تعداد میں جمع ہو کر حضور انور کا پُر تپاک استقبال کیا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد کے قریب پہنچی احباب نے پُر جوش انداز میں نعرے لگائے اور بچوں بچیوں نے کورس کی شکل میں گیت پیش کئے ۔ اور اپنے پیارے آقا کو ایک بار پھر Riedstadat کی زمین پر خوش آمدید کہا۔ ایک طفل عزیزم احسان احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ عائلہ احمد نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے ۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ احمد کمال صاحب نے پیش کیا۔ جرمن ترجمہ شعیب عمر صاحب نے پیش کیا ۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی تقریر کی۔

امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ یہ حضور کی دعائیں اور رہنمائی ہی تھی کہ آج ہم اس مبارک دن تک پہنچے ہیں۔ اس عظیم ادارے کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ نے اس وقت رکھی جب آپؑ کے دو صحابی اور جماعت کے دو عظیم الشان علماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی جو آنے والے وقتوں میں جماعت کے لئے جید علماء پیدا کر سکے۔ گزشتہ سو سالوں میں اس ادارے نے سینکڑوں ایسے علماء تیار کئے جنہوں نے اکناف عالم میں جماعت کی تبلیغ کی اور اس کا محبت کا پیغام پھیلایا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ نومبر 2007ء کو ایک جماعتی وفد یہاں کے میئر سے ملا ۔ میئر نے نہ صرف بخوشی اس منصوبے کی منظوری عنایت کی بلکہ بعد میں بھی کئی مواقع پر اس سلسلہ میں ہماری مدد کی ۔ یہ جگہ 2008ء میں خریدی گئی اور یکم مئی 2009ء میں اس کا قبضہ ملا۔

امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو بابرکت کرے اور ہمیں اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اس راہ میں آنے والی مشکلات کو اپنی جناب سے دور فرمائے۔

ضلع گروس گیراؤ کے کمشنر اور مقامی پارلیمانی ممبر کا ایڈریس

امیر صاحب کی اس تعارفی تقریر کے بعد Mr. Thomas Will کمشنر ضلع گروس گیراؤ و مقامی پارلیمانی ممبر نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نہ کہا: "مَیں نے پچھلے دنوں ایک حکایت پڑی جس کا مطلب تھا کہ ہر روز ایک نئے دن کی مانند ہوتا ہے۔ مَیں اس فقرے کو مکمل کرنا چاہتا ہوں کہ بعض دن ایسے ہوتے ہیں جن سے ایک بہت خاص بات کا آغاز ہوتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز ہے بلکہ Riedstadat شہر کے لئے بھی ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ اس سے پہلے ہمارے شہر میں کوئی مذہبی جامعہ موجود نہیں ۔ مَیں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمارے علاقہ میں یہ قدم اٹھایا۔ مَیں آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہنا چاہتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے ایک بہت اچھے اور

موزوں علاقہ کا انتخاب کیا ہے کیونکہ ہمارا شہر Riedstadat اوراس سے ملحقہ تمام علاقوں کا مطمع نظر رواداری اور فراخدلی ہے۔ قریباً سو سے زائد قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہمارے شہر میں رہتے ہیں جن میں جنگ کے بعد ہجرت کرنے والے اور دوسرے لوگ شامل ہیں۔اس کے علاوہ بھی کئی مواقع ایسے آئے کہ لوگوں نے اس علاقے کا رخ کیا"۔

موصوف نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا: "مجھے یقین ہے کہ یہ امن وآشتی کا ماحول آپ کو اپنے جامعہ کے لئے نہایت عمدگی سے مدد دے گا۔مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ ادارہ تا دیر امن وآشتی اور محبت کی فضا بلند کرتا رہے"۔

شہر کے میئر کا ایڈریس

اس کے بعد شہر Riedstadat کے میئر Mr. Gerald Kummer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

میئر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ جیسا مقدس وجود میرے لئے اور اس شہر کے لئے باعث صد افتخار ہے کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں۔19 ویں صدی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مذہب اور دین دو الگ الگ چیزیں ہیں۔مَیں نے سوچا کہ کیا ایک میئر کے لئے یہ بات درست ہے کہ ایک مذہبی ادارے کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شریک ہو؟اس کا جواب مجھے ہاں میں دینا پڑا کیونکہ یہ بات آئین کا حصہ ہے کہ ہم سب مل کر دینی رواداری کے لئے کوشش کریں۔مذہبی آزادی ایک اہم موضوع ہے۔ اس لئے مسجد بنانے میں بھی ہم نے آپ کی بھرپور مدد کی ۔بطور میئر مَیں نے اس میں اپنا حصہ ڈالا اور مزید ڈالنا چاہتا ہوں۔

آپ کا موٹو ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ہمارا فرض ہے کہ ہم سب کو بتائیں کہ اسلام ایک نہایت امن پسند مذہب ہے۔

میئر نے کہا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ تقریر کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ عمل کرنا بھی ضروری ہے۔اور دراصل اس ادارے کی تعمیر ایک خاص عمل ہے جس سے معاشرے میں رواداری پیدا کرنے میں مدد حاصل ہوگی۔اس شہر میں George Buchner جیسا عظیم رائٹر پیدا ہوا۔ اس کا بھی یہی نظریہ تھا کہ حقیقی امن صرف تب ممکن ہے جب ہم ہر ایک کو اس کا وہ حق دیں جو ہر ایک انسان کا بنیادی حق ہوتا ہے"۔

ان دونوں ایڈریسز کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور کا یہ خطاب بارہ بج کر45منٹ پر شروع ہوا۔

(باقی آئندہ)

حالات حاضرہ

ہیتی زلزلہ میں مرنے والوں کی تعداد 3 لاکھ متوقع

ہیتی میں گزشتہ ماہ آئے تباہ کن زلزلہ میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔اب حکام کی پوری توجہ زلزلہ سے متاثر بے گھر ہوئے لوگوں کو بارش اور طوفان کا موسم شروع ہونے سے قبل آباد کرنے کی طرف ہے۔ ہیتی کے صدر مملکت رینے پریول کے مطابق گلیوں سے اب تک دو لاکھ سے زائد لاشوں کو اکٹھا کیا جاچکا ہے۔ان میں وہ لاشیں شامل نہیں ہیں جو ابھی بھی عمارتوں کے ملبے میں دبی پڑی ہیں۔اب حکام وہاں امن و امان قائم کرنے میں لگی ہوئی ہے کیونکہ کچھ شرپسند عناصر نے لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کررکھا ہے۔واضح ہو کہ اس زلزلہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی بیماریوں کو دور کرنا بھی حکومت کیلئے ایک چیلنج ہے۔ (ہندسماچار ۲۲ فروری ۲۰۱۰)

چلی میں تباہ کن زلزلہ، ۳۰۰ سے زائد افراد جاں بحق

مورخہ ۲۷ فروری کو لاطینی امریکہ کے ملک چلی کے وسط جنوب میں آئے 8.8 شدت کے زلزلہ میں تین صد سے زائد افراد ہلاک ہوگئے ہیں جبکہ پانچ لاکھ سے زائد عمارتیں تباہ ہوچکی ہیں اور بیس لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔اس تباہ کن زلزلہ کی وجہ سے چلی کے جزیرہ ایسٹر میں سونامی کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔صدر مملکت مشل باسلیٹ نے مندرجہ افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی ہے جبکہ ابھی بھی راحت کا کام چل رہا ہے۔اس زلزلہ سے بجلی اور مواصلاتی نظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ماہرین کے مطابق اس زلزلہ کا مرکز کنسپشین شہر سے تقریباً نوے کلومیٹر دور اور زمین سے 35 کلومیٹر گہرائی میں واقع تھا۔ (ہندسماچار یکم مارچ ۲۰۱۰)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ 20 فروری 2010

بھی کریں اور جب تک وہ اس قابل نہیں ہو جاتے کہ اپنے مال کو خود سنبھال سکیں یہ افراد کی ذمہ داری ہے کہ ان کی حفاظت کرتے چلے جائیں اور یہ جماعت کی بھی ذمہ داری ہے اگر وہ احمدی ہیں اور یہ ان یتیموں پر کوئی احسان نہیں ہے یہ اسلامی معاشرے کا فرض اور یتیم کا حق ہے اور یہ فرض خدا تعالیٰ عائد کررہا ہے۔

فرمایا: یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ کس شدت سے یتیم کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے تاکہ معاشرے کا امن قائم رہے۔اصل چیز اللہ کی رضا ہے جس کے لئے ایک مومن کوشش کرتا ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یتیموں کی تعلیم وتربیت اور ان سے شفقت کے سلسلہ میں بعض احادیث بھی پیش فرمائیں کہ یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا پھر فرمایا: یہ مقام ہے یتیم کی پرورش کرنے والے کا کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔اور صحابہ تو یتیم کی پرورش کیلئے بڑے حریص ہوتے تھے۔

فرمایا: قرآن مجید میں ایک مقام پر فرمایا کہ اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔یتیموں کو پالنے والوں کو بڑا بھائی کہہ دیا کہ وہ چھوٹے بھائی کی ذمہ داری ادا کریں اور بے نفس ہو کر خدمت کرو۔فرمایا: اپنے سلوک یتیموں سے معاشرے کا بہترین حصہ بنانے کیلئے کرو۔فرمایا: یتیم کو دھتکارنا ایسی برائی ہے جس کا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے جو معاشرے کی گراوٹ اور بربادی کی علامت ہے۔اور اعلیٰ معاشرے کے قیام کیلئے اس برائی کو دور کرنے کی بہت کوشش ہونی چاہئے کیونکہ یتیموں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے جماعت سے قربانی کا مادہ ختم ہوجاتا ہے۔

حضور نے یتیم کی پرورش کرنے والے کو اعلیٰ مقام حاصل ہونے کے تعلق سے دو اور احادیث بیان فرمائیں کہ وہ رات کو تہجد کرنے والے دن کو روزے رکھنے والے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور غیر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔حضور انور نے پاکستان کے حوالے سے یتامیٰ کی خبرگیری کی تحریک کا اعادہ فرمایا کہ پاکستان میں یکصد یتامیٰ کمیٹی کام کررہی ہے جو ۱۹۸۹ء میں خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شکرانے کے طور پر تحریک فرمائی تھی۔اب اس میں بڑی وسعت پیدا ہوچکی ہے۔یہ بہت اہم کام ہے اس وقت ۲۷۰۰ یتیم اس کمیٹی کے زیر کفالت ہیں اور ماہوار ان پر ۲۵۔۳۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔اس فنڈ میں وہاں شدت سے ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اس لئے آج تمام ان پاکستانی احمدیوں کو جو امریکہ کینڈا اور یورپ میں رہتے ہیں ان کو تحریک کرتا ہوں کہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔اسی طرح پاکستان کے مخیّر احباب بھی اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کمزور طبقہ کا حتی الوسع حق ادا کرنے والے بنیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔☆☆☆

دُعائے مغفرت:

افسوس! نصر اللہ صاحب ۲۱ جنوری کو وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ بنگلور کے لوکل سیکرٹری کے طور پر بھی خدمت بجالارہے تھے۔مسجد میں باقاعدگی سے نمازوں میں حاضر ہوتے۔ اور زیادہ تر وقت مسجد میں ہی گزارتے۔مسجد کی ہر چھوٹی اور بڑی ضروریات کا خیال رکھتے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمت کو قبول فرمائے۔مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔سب بچے شادی شدہ ہیں۔نماز جنازہ کے بعد احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔ (محمد کلیم خان۔مبلغ انچارج بنگلور۔کرناٹک)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | **کاشف جیولرز**
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471,2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 4 March 2010 Issue No. 9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

اسلام کی خوبصورت تعلیم میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں شدت سے یتیم کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے

یتامیٰ کی کفالت اور ان کی خبر گیری کے تعلق سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ فروری بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا کی تلاوت کی اور فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے ایک قرآنی حکم کی طرف توجہ دلائی تھی جو اگر اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے بجا لایا جائے تو معاشرے کے امن کی ضمانت بن جاتا ہے اور کیونکہ اس حکم کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حسیب ہونے کا ذکر فرمایا اسلئے یہ ہر مسلمان کیلئے تنبیہہ ہے کہ اگر اس اہم حکم یعنی ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے پر عمل نہیں کروگے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگے۔

فرمایا: اسی تسلسل میں ایک اور اہم حکم جو نہ صرف حقوق العباد کیلئے اہم حکم ہے بلکہ معاشرے کے امن اور نفرتوں کو مٹانے کیلئے بھی بہت اہم ہے اور یہ حکم سورہ نساء کی ساتویں آیت میں ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس کے آخر میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے حسیب ہونے کے حوالے سے تنبیہہ فرمائی ہے کہ اگر اس حکم کو نہیں بجالاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگے۔

حضور انور نے آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا یہ یتیموں کے بارے میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانا کس طرح ہے......؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو انہیں لاوارث سمجھ کر ان کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو ان کے بھی جائزے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر جس تعلیم میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اس کے حصول کیلئے ان کی بھرپور مدد کرو یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے اس کیلئے تب بھی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کے لئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں، بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اس کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں اس کے مطابق اس کیلئے موقعہ مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔

فرمایا: کبھی اسے یہ خیال نہ ہو آئے کہ میں یتیم ہونے کی وجہ سے اپنی استعدادوں کے صحیح استعمال سے محروم رہ گیا ہوں۔ اگر میرے ماں باپ زندہ ہوتے تو میں اس وقت سبقت لے جانے والوں کی صف میں کھڑا ہوتا۔ پس چاہے کوئی انفرادی طور پر کسی یتیم کا نگران ہے یا جماعت کسی یتیم کی نگرانی کر رہی ہے اس کی تعلیم و تربیت کا مکمل جائزہ اور اس کی دوسرے معاملات میں تمام تر نگرانی کی ذمہ داری ان نگرانوں پر ہے اور پھر یہ جائزہ اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ نکاح کی عمر تک نہ پہنچ جائے۔ یعنی بالغ ہونے کی عمر تک نہ پہنچ جائے ایک بالغ پھر اپنے اچھے اور برے کی تمیز کر سکتا ہے۔

فرمایا: اگر بچپن کی اچھی تربیت ہوگی تو اس عمر میں وہ معاشرے کا ایک بہترین حصہ بن سکتا ہے، لیکن یہاں بھی دیکھیں کتنی گہرائی سے ایک اور سوال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ صرف بالغ ہونا کسی کو اس قابل نہیں بنا سکتا کہ اگر اس کے ماں باپ نے کوئی جائیداد چھوڑی ہے تو اس کو صحیح طور پر سنبھال بھی سکے یہاں عاقل ہونا بھی شرط ہے کہ ذمہ داری کا احساس اور اس دولت کے صحیح استعمال کا فہم ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ان کی عقل کا جائزہ بھی لو، اگر کوئی باوجود بالغ ہونے کے اتنی صلاحیت نہیں رکھتا کہ اپنے مال کی حفاظت کر سکے تو پھر مال کی حفاظت اس نگران کی ذمہ داری ہے۔ اس کی عمر کے ساتھ ساتھ مالی امور کے نشیب و فراز اسے سمجھاتے رہو تا کہ وہ کسی نہ کسی وقت پھر اپنا مال سنبھال سکے۔

فرمایا: جو نگران بنائے گئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس یتیم کے ماں باپ کی جائیداد میں سے اس طرح خرچ نہ کرو جس کا کوئی حساب کتاب نہ ہو اور بہانے بنا کر ان یتیموں کے اخراجات کے نام پر اس رقم سے خود فائدہ اٹھاتے رہو اور کوشش یہ ہو کہ جتنا زیادہ اور جتنی جلدی میں اس رقم سے فائدہ اٹھا لوں بہتر ہے کیونکہ اگر وہ بڑے ہوگئے تو ان کے سپرد ان کی جائیداد کرنی پڑے گی۔ فرمایا اگر تمہاری نیتیں خراب ہوئیں تو تمہیں حساب دینا پڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بدنیت اور ظالم کے ظلم کو روکنے کیلئے مزید پابندی لگادی کہ جو امیر ہے اور یتیم کو پالنے کا خرچ برداشت کر سکتا ہے اس کے لئے یہی لازمی ہے کہ وہ یتیم کی جائیداد میں سے کچھ خرچ نہ لے بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے۔

فرمایا: جو غریب ہیں اور اتنی مالی کشائش نہیں رکھتے کہ اپنے گھریلو اخراجات کے ساتھ کسی یتیم کی اچھی تعلیم کا خرچ کر سکیں، اس کے لئے جائز ہے کہ وہ یتیم پر اس کے والدین کی طرف سے چھوڑی گئی جائیداد میں سے خرچ کریں لیکن یہ خرچ بہت احتیاط سے اور مناسب ہو اور اس کا حساب رکھا ہو۔ یہ نہیں کہ یتیم کے خرچ کے ساتھ ساتھ اپنے گھر پر بھی خرچ کرنا شروع کردو۔ بعض بدنیت ایسے ہوتے ہیں جو اس حد تک بھی چلے جاتے ہیں۔

ایک حدیث میں یتیم کو پالنے کی اہمیت کے بارے میں آتا ہے۔ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے پاس مال نہیں ہے مگر ایک یتیم کا کفیل ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے زیر کفالت یتیم کے مال میں سے صرف اسی قدر کھاؤ کہ نہ اسراف ہو نہ فضول خرچی ہو نہ اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔

فرمایا: پھر ایک حکم یہ ہے کہ یتیم بالغ ہو جائے اور تم اس کا مال لوٹانے لگو تو پورے حساب کتاب کے ساتھ واپس لوٹاؤ بلکہ یہ زیادہ مستحسن ہے کہ اس کے مال کو تجارت میں لگا کر بڑھاؤ اور حساب کتاب دیتے وقت بتاؤ کہ یہ اصل سرمایہ تھا اور اس پر اتنا منافع ہوا ہے اور یہ منافعہ اور اصل زر تمہیں لوٹا رہا ہوں اسی طرح اگر کسی غریب نے اس مال میں سے یتیم کی پرورش کیلئے خرچ کیا ہے تو بلوغ کو پہنچنے پر ایک ایک پائی کا تمام حساب اسے دو اور گواہ بنالو تا کہ کسی وقت بدظنی پیدا نہ ہو۔ یتیم کے دل میں کبھی رنجش نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو مدنظر رکھ کر حکم دیا کہ جب بھی یتیم کا مال لوٹاؤ تو پورا حساب دو اور اس پر گواہ بنالو اور یہ نگران کو بھی ابتلا سے بچانے اور یتیم کو بدظنی سے بچانے کیلئے ضروری ہے۔

فرمایا: جس تفصیل سے قرآن کریم میں یتیموں کے حقوق کے بارے میں حکم دیا گیا ہے، کسی اور کتاب میں نہیں دیا گیا۔ فرمایا اس ایک آیت میں قریباً سات بنیادی باتیں بیان کی گئی ہیں (۱) پہلی بات یہ کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دو اور دیکھو کہ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ (۲) دوسری بات یہ کہ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ خاص طور پر ان کے بالغ ہونے تک رہے۔ (۳) تیسری بات یہ کہ جب بھی وہ اپنے مال کی حفاظت کے قابل ہو جائیں تو ان کا مال انہیں فوری طور پر لوٹا دو۔ (۴) چوتھی بات یہ کہ یتیم کا مال صرف اسی پر خرچ ہو۔ تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھانا۔ (۵) پانچویں بات یہ کہ امیر آدمی اگر کسی یتیم کی پرورش کر رہا ہے تو اس کے لئے بالکل جائز نہیں کہ اس یتیم کی پرورش کے لئے اس کے مال میں سے کچھ لے۔ اور (۶) چھٹی بات یہ کہ غریب جس کے وسائل نہیں ہیں اور وہ کسی یتیم کا نگران بنایا جاتا ہے تو یتیم کے مال میں سے مناسب طور پر اسے خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ اور (۷) ساتویں بات یہ کہ جب مال لوٹاؤ تو اس پر گواہ بنالو اور آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ یاد رکھو اگر یہ حساب کتاب نہیں رکھو گے تو پھر تمہارا بھی ایک دن حساب ہونا ہے۔

فرمایا: قرآن کریم میں متعدد جگہ یتیم کی پرورش اور اس سے حسن سلوک کا ذکر ہے۔ حضور انور نے بعض آیات کا بصیرت افروز ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یتیموں کی پرورش اور ان کے مال کی حفاظت افراد اور معاشرے پر فرض ہے اور معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال بھی رکھیں اور ان کے مال کی حفاظت

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)